SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 27, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-six minutes after four of the clock in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

قل انَ صلاتی و نسکی و محیای ومماتی لله رب العالمین o
لا شریک لهٗ وبذالک امرت و انا اول المسلمین o قل اغیرالله
ابغی ربا و هورب کل شئیٍ ولا تکسب کل نفس الا علیها
ولا تزروازرة وزرا اخریٰ ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما
کنتم فیه تختلفون o وهوالذی جعلکم خلئف الارض ورفع
بعضکم فوق بعض درجت لیبلوکم فی ماآتکم ط ان ربک سریع
العقاب وانه لغفور رحیم o

ترجمہ : آپ فرما دیں یقیناً میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ
اللہ رب العالمین کے لئے ہے - اس کا کوئی شریک نہیں - مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 27, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-six minutes after four of the clock in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ان صلاتی و نسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین o
لا شریک لہ ج وبذالک امرت و انا اول المسلمین o قل اغیراللہ
ابغی ربا و هورب کل شئی ج ولا تکسب کل نفس الا علیها ج
ولا تزروازرۃ وزرا اخری ج ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما
کنتم فیہ تختلفون o وهوالذی جعلکم خلئف الارض ورفع
بعضکم فوق بعض درجت لیبلوکم فی ماآتکم ط ان ربک سریع
العقاب ق صلے وانہ لغفور رحیم o

ترجمہ : آپؐ فرما دیں یقیناً میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے - اس کا کوئی شریک نہیں - مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں

سب سے پہلا مسلمان ہوں - آپؑ فرمائیں کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے - ہر کوئی جو کچھ کمائے وہی خود اس کا ذمہ دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے - تو وہ تمہیں بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے - اور وہ جس نے زمین میں تم کو منصب خلافت والا بنایا اور تم میں بعض کو بعض پر درجات میں بلند کیا کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بے شک (اے معلم کائنات) آپ کے رب کو عذاب فرمانے میں دیر نہیں لگتی ، اوربے شک وہ ضرور بڑا بخشنہار خاص مہربان ہے -

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین : جی گچکی صاحب -

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! آج چونکہ Private Member's Day ہے - اس میں ہماری Privilege Motions بھی ہیں - لیکن میرے خیال میں ان کو ایجنڈے میں نہیں لایا گیا ہے جو کہ لائی جانی چاہیئے تھیں -

جناب چیئرمین : آپ نے کوئی Specific Privilege Motion دیا ہوا ہے - یہ کس چیز پہ ہے ؟

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! یہ اس سے متعلق ہے کہ ہم نے اسلحہ لائسنس کے لئے apply کیا ہوا تھا - ایک سمری جناب Prime Minister کو گئی تھی جس میں سے آدھے لوگوں کو اسلحہ لائسنس جاری ہو گئے ہیں اور آدھے لوگوں کو refuse کیا گیا تھا - میری Privilege Motion اس بارے میں تھی -

جناب چیئرمین : میں نے یہ Privilege Motion approve کر دی تھی ، اس کو اگر پرسوں لے لیں تواس میں کوئی حرج ہے؟ میں نے آج ہی وہ فائل clear کی ہے - بہرحال پرسوں آ جائے گی اگر وہ approve ہو گئی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آج ہی آئے تو پھر اس کو لے لیتے ہیں -

جناب منظوراحمد گچکی : میرے خیال میں آج آ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے-

جناب چیئرمین : پھر فائل منگوا لیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر-

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! 25 تاریخ کو کرسمس کا دن تھا - ہمارا اجلاس بھی اس دن نہیں تھا ، اور ہفتے کے دن بھی اجلاس نہیں تھا - جناب ! میں ایک اہم فرض ادا کرنے سے رہ گیا ہوں - وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مسیحی بھائی کافی تعداد میں ہیں - وہ ہمارے ملک کے وفادار شہری ہیں - جتنا ہم اپنے آپ کو وفادار سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اتنے وہ بھی ہیں - وہ بھی اس اللہ پاک کی مخلوق ہیں جس کی ہم مسلمان اپنے آپ کو سمجھتے ہیں یا جس طرح دوسرے عقیدوں والے سمجھتے ہیں - جناب میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے ملک کی مسیحی بھائیوں کو کرسمس پہ جو ان کی خوشی کا دن ہے ، مبارکباد دوں اور ساتھ یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور اہم سب کو سلامت رکھے اور اس کے ساتھ ہی بشمول ان کے ہم سب پاکستانی شہریوں کو دنیا بھر میں امن قائم رکھنے اور ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لئے توفیق عطا فرمائے -

جناب چیئرمین : آپ اپنا Privilege Motion پڑھ دیں - آپ کے پاس اس کی کاپی ہے ؟

جناب منظوراحمد گچکی : نہیں ، جناب ، میرے پاس نہیں ہے -

جناب چیئرمین : ایک تجویز ہے کہ آج بابری مسجد کے مسئلے کو ہی ٹیک اپ کیا جائے - آپ کا کیا خیال ہے - یہ آپ ہی کی تجویز تھی -

جناب منظوراحمد گچکی : نہیں Sir، ایسانہیں ہے یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور movers بھی موجود ہیں -

جناب چیئرمین: Privilege Motion تو ٹیک اپ کر لیں گے لیکن بابری مسجد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے -

جناب منظور احمد گچکی : اس سے پہلے بھی ہمارا Private Members' Day kill ہو گیا ہے -

سید اقبال حیدر : سر ! یہ discussion کل کر لیں - پیر کے دن ہم بیٹھنے کو تیار ہیں - کل رکھ لیں -

جناب چیئرمین : جناب محمد علی خان صاحب ، کیا فرماتے ہیں -

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, since it is an important issue and the eyes of the entire world are fixed on these two Houses - the National Assembly and the Senate. The National Assembly has already finished their debate and moved a resolution. Now, we should start discussion on this and we could suspend the rules, if the House so desires.

حافظ حسین احمد : پرائیویٹ ممبرز ڈے ہفتے میں ایک ہی دن تو ملتا ہے -

Mr. Muhammad Ali Khan: It is a very important issue.

Syed Iqbal Haider: Tomorrow morning please.

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ، یہ تو صحیح ہے لیکن ان سے یہ یقین دہانی بھی کرائیں کہ پھر کوئی بیٹھے گا بھی یا نہیں -

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, with your permission I would like to move it.

سید اقبال حیدر : میری گزارش یہ ہے کہ آج شام کی بجائے کل صبح بابری مسجد کے مسئلے پر debate شروع ہو تو اس سے اس کی اہمیت کسی صورت میں کم نہیں ہو جائے گی -

جناب چیئرمین : Debate تو شروع ہو چکی ہے -

سید اقبال حیدر : پچھلے اتوار کو بھی اجلاس ہمارے ایک معزز رکن کی وفات کی وجہ سے ایڈجرن ہوگیا تھا - اس کے اوپر کل بحث ہوسکتی ہے - پرسوں بحث ہو سکتی ہے -

راجہ محمد افضل خان : اس پر بحث پہلے شروع ہوچکی ہے - اگر بیچ میں وقفہ کیا تو سارا مسئلہ بڑا dilute ہو جائے گا - اس کی importance یہی ہے کہ اس کی continuity جاری رہے اور آج رولز suspend کر کے بابری مسجد کے مسئلہ پر بحث کی جائے -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئرمین ! میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں - جب بحث جاری ہے تو پھر اس کے تسلسل میں وقفہ نہیں آنا چاہیئے - اور اگر ہم سمجھتے ہیں کہ بابری مسجد کی importance ہے تو پھر صحیح طور پر اس کو importance دینی چاہیئے - پرائیویٹ ممبرز ڈے آتے رہتے ہیں -

جناب چیئرمین : اگر آج بابری مسجد پر بحث شروع کر دی جائے اور ان سے ایک extra Private Members' Day کے لئے request کرلیں - جناب امیر حسین صاحب آپ کا کیا خیال ہے Is it acceptable? کہ اگر گورنمنٹ بزنس میں سے جب یہ بحث ختم ہو جائے تو اس کے بعد immediately ایک دن اس کے لئے رکھ دیا جائے -

چوہدری امیر حسین : جناب ، بالکل ٹھیک ہے ، ایک دن دے دیں گے -

سید اقبال حیدر : یہ اس کو یاد رکھیں -

جناب چیئرمین : یہ تو ان کی commitment ہے میں یاد رکھوں گا -

جناب منظوراحمد گچکی : میں اس Privilege Motion کو پڑھ دیتا ہوں -

جناب چیئرمین : چلیں ، آپ اس کو پڑھ دیں لیکن میں اس کو آج ٹیک اپ نہیں کروں گا - کیونکہ اگر بحث کی گئی تو شاید آدھا گھنٹہ اس پر لگ جائے -

جناب منظور احمد گچکی : جناب ، اس پر زیادہ وقت تو نہیں لگے گا ، یہ تو بالکل simple ہے -

جناب چیئرمین : جی پڑھیں -

PRIVILEGE MOTION RE: NON-ISSUANCE OF ARMS LICENCE FOR PROHIBITED BORE ON THE RECOMMENDATION OF A SENATOR

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Sir, this is a Privilege Motion. I respectfully seek leave of the House to move the following privilege motion:

" We Senators - myself, Mir Abdul Jabbar, Mian Alam Ali Laleka and Mir Nabi Bakhsh Domkey applied for licences of prohibited bore. After some time the competent authority in the Interior Division has refused to issue the licences as recommended by us, except Mian Alam Ali Laleka and Mian Abdul Sattar Laleka. They both have been issued prohibited bore arms licences. Therefore, the said motion clearly constitutes not only breach of mine but also of the other honourable Senators' privilege since all the concerned authorities have shown their utter disrespect and disregard to the Members of the Upper House."

جناب چیئرمین : عبدالستار لالیکا تواس ہاؤس کے ممبر ہی نہیں ہیں -

جناب منظور احمد گچکی : جناب ، عبدالستار لالیکا منسٹر تو ہیں - ان کا accept ہوگیا ہے -

جناب چیئرمین : میں وہی کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کا accept ہو گیا ہے تو وہ تو اس ہاؤس کے ممبر نہیں ہیں -

جناب منظور احمد گچکی : جناب ، عالم علی لالیکا ہیں -

جناب چیئرمین : ہاں ! عالم علی لالیکا ہیں - عبدالستار لالیکا نہیں ہیں -

جناب منظور احمد گچکی : جناب ، وہ چونکہ ایک ہی سمری میں نام جناب پرائم منسٹر صاحب کے پاس گئے تھے - انہوں نے Interior Division کو بھیجا - Interior Division نے اس کو داخل دفتر کر دیا - اس کے بعد پھر دوبارہ اس سمری میں سے دو ممبران کے نام الگ کر کے دو دیگر ممبران کے نام بھیجے گئے اور ان کو لائسنس دیئے گئے لیکن ہمیں نہیں دیئے گئے -

جناب چیئرمین : چوہدری شجاعت حسین بھی آج نہیں ہیں - اس کو ان کے آنے تک پینڈنگ کر دیتے ہیں -

جناب منظور احمد گچکی : میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں -

جناب چیئرمین : ان کی بات بھی سن لیں - پھر اس پر فیصلہ کریں گے -

جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا !

جناب چیئرمین : جی جناب ، بہرہ ور سعید !

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا!

جناب چیئرمین : جی جناب بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا ! جہاں تک یہ لائسنسوں کا معاملہ ہے - اگر میں ان کو یاد دلاؤں کہ میں نے اس دور میں صرف اپنے لئے لائسنس کی درخواست دی تھی اور اگر آپ کو یاد ہو تو Interior Minister نے کہا تھا کہ آپ کو لائسنس نہیں مل سکتا - کیونکہ یہ آپ کا right نہیں ہے - میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیا پالیسی ہے - ایک سینیٹر کو جاری کرتے ہیں دوسرے کو refuse کرتے ہیں - یہ کیا ڈبل گیم ہے - یا تو یہ entitled نہیں ہیں - اگر entitled ہیں تو مجھے بھی مل جاتا -

جناب چیئرمین : چوہدری شجاعت حسین ، آجائیں تو پھر اس کو discuss کرتے ہیں -

MOTION UNDER RULE 236

Mr. Chairman: Please move the motion, Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan: "Sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 22 of the said Rules regarding transaction of Private Members' business be dispensed with enabling the House to resume further discussion on the following motion moved by Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju, Minister of State for Foreign Affairs on the 24th of December, 1992, that this House may consider the situation arising out of the demolition of Babri Masjid."

Mr. Chairman: The question before the House is;

"It has been moved by Mr. Muhammad Ali Khan under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the requirement of Rule 22 of the said rule regarding transaction of Private Members' business be dispensed with enabling the House to resume further discussion on the following motion moved by Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju, Minister of State for Foreign Affairs on the 22nd of December, 1992 that this House may consider the situation arising out of the demolition of the Babri Masjid."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion stands adopted.

جی جناب اقبال حیدر صاحب -

Syed Iqbal Haider: I draw your kind attention that a motion on Babri Masjid was also filed by me and I would request that my motion may also be taken alongwith this motion.

جناب چیئرمین : جی کسی کا موشن ہو آپ اس پر ڈسکشن کریں ، آپ اس پر تقریر کریں -

Syed Iqbal Haider: But the contents of the resolution which I had proposed, Sir, were different than the contents of this resolution.

جناب چیئرمین : چلیں اس کو دیکھ لیں گے فی الحال تو یہ debate چلاتے ہیں -

Who was speaking on this motion before we adjourned.

کس کی تقریر ہو رہی تھی -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب -

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین -

جناب چیئرمین : جی حافظ صاحب -

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب ! یہاں آپ تشریف نہیں رکھتے تھے راجہ ظفرالحق صاحب تھے - اس وقت جب تقریر کے لئے نام مانگے گئے تھے تو سب سے پہلے ہم نے نام لکھوائے تھے - تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ یہاں پر کیا معیار ہے - آپ کوئی ایسا طریقہ کار وضع کریں - جبکہ اس وقت بھی سینٹ کے عملے نے یہی کہا کہ آپ کا بھی نام تھا لیکن ......

جناب چیئرمین : اس وقت جو لسٹ ہے اس کے مطابق ڈاکٹر بشارت الٰہی کے بعد خواجہ آصف ہیں پھر آپ کا نام ہے تو آج ہو جائے گا -

حافظ حسین احمد : جناب ایسا نہیں ہے -

جناب منظور احمد گچکی : جناب ایسا نہیں ، ہوا یہ کہ ہم نے انہیں خود نام دے دیئے تھے اور پہلا نام ہماری طرف سے دیا گیا تھا جو حافظ صاحب اور شاید یحیٰی بختیار صاحب کا نام تھا - جب ہم نے کچھ منٹوں کے بعد دیکھا تو وہ فہرست تبدیل تھی - اس میں اس طریقے سے رکھے ہوئے تھے -

جناب چیئرمین : نہیں لسٹ کو تو دیکھیں .....

جناب منظور احمد گچکی : یہ سوال نہیں - سوال یہاں یہ (پیدا) ہوتا ہے کہ کوئی بھی debate یہاں اگر start ہو تو یہاں پر مختلف پارلیمانی گروپ ہوتے ہیں - حکومتی بنچز کی طرف سے لیڈر آف دی ہاؤس بولتے ہیں اور باقی جتنے بھی گروپ کے لیڈر ہیں وہ اپنی تقریریں کرتے ہیں ، اس کے بعد دوسرے ممبران کرتے ہیں لیکن یہاں تو عجیب صورت

حال ہے -

جناب چیئرمین : لیکن اس میں ہوتا یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ debate کو بیلنس کرنا چاہیئے کہ ایک سپیکر گورنمنٹ سائیڈ کا آجائے ایک اس سائیڈ سے آجائے اور لیڈر آف دی اپوزیشن کا حق ہوتا ہے کہ وہ لیڈر آف دی ہاؤس کے بعد immediately بولیں -

جناب منظور احمد گچکی : کہاں ہوا ہے ؟ لیڈر آف دی اپوزیشن کا بھی نہیں ہوا -

جناب چیئرمین : اس دن یہ تھے نہیں - میرے خیال میں ڈاکٹر بشارت کے بعد immediately ان کو موقع دیتے ہیں -

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! ایسے کریں کہ انہیں کو موقع دے دیں وہ بولتے رہیں .....

جناب چیئرمین : نہیں نہیں دونوں سائیڈز سے - میرے خیال میں مناسب یہ ہو گا کہ ایک اس سائیڈ سے ایک اس سائیڈ سے اس طرح بیلنس رہے گا -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : بیلنس کرتے ہیں ، آپ کی باری آج آجائے گی فکر نہ کریں-

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! باری کی بات نہیں ہے - یہی بات کریں ، ہم نہیں بولیں گے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اس میں تو جناب میرا بھی نام ہے - میں تو محرک تھا -

جناب چیئرمین : آپ کا نام نیچے ہے - جی ڈاکٹر صاحب آپ کیا فرما رہے ہیں

Dr. Bisharat Elahi: Thank you Mr. Chairman. I have no objection if....

Mr. Chairman: Mr. Yahya Bakhtiar takes the floor.

ٹھیک ہے جی یحیٰی بختیار صاحب

this is the Babri Masjid Issue.

اس پر بحث ہو رہی ہے۔

Mr. Yahyah Bakhtiar: I thought it will be taken tomorrow.

جناب چیئرمین : ابھی ایک ریزولیوشن موو کی ہے کہ آج بابری مسجد پر بحث جاری رکھیں۔

so the rules have been suspended to permit discussion on the Babri Masjid.

اگر آپ چاہتے ہیں کہ نیکسٹ ٹائم بولیں تو ٹھیک ہے - گجکی صاحب کو بلا لیتے ہیں -

I think he can.

جناب منظور احمد گجکی : وہی بولیں ہم نہیں بولیں گے -

جناب چیئرمین : جب next take up ہو تو آپ اس وقت کریں -

(pause)

جناب چیئرمین : آپ (منظور احمد گجکی) نہیں بولیں گے ؟

جناب منظور احمد گجکی : جی آپ کی مرضی ہے اس لئے ہم نہیں بولیں گے -

جناب چیئرمین: اس کے بعد جناب حافظ صاحب آپ بولنا چاہیں گے -

حافظ حسین احمد : جی میں بولوں گا -

جناب چیئرمین : جی فرمائیں -

DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION RE: DEMOLITION OF BABRI MASJID IN INDIA -- RESUMED

حافظ حسین احمد : بسم اللہ الرحمان الرحیم ، شکریہ ! جناب چیئرمین صاحب - آخر کار انصاف مل گیا - جناب چیئرمین ! آج ایک بار ہم پھر بحثیت مسلمان ایک ایسے اندوہ ناک سانحہ پہ بحث کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بیت المقدس کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد یہ عالم اسلام کا ایک سب سے بڑا عظیم سانحہ ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ سانحہ بابری مسجد صرف ایک واقعہ نہیں کہ جس کی بنیاد میں اشتعال انگیزی ہو یا کسی فوری اقدام کا ردعمل ہو بلکہ اس کے پیچھے ہندو ذہنیت کی وہ منافرت اور اسلام دشمنی ہے جس کی وجہ سے برصغیر میں مسلمانوں نے اپنے لئے ایک الگ وطن اور ایک الگ ملک بنانے کی ضرورت محسوس کی -

جناب چیئرمین صاحب ! ہم سمجھتے ہیں کہ ہندو ذہنیت نے سومنات کا بدلہ لینے کی کوشش کی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ بدقسمتی سے اس وقت ہم میں کوئی محمود غزنوی نہیں ہے- جناب چیئرمین ! انہوں نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا لیکن اب ہمارے لئے یہ بات لمحہ فکریہ ہے کہ آخر ایک ملک جو اپنے آپ کو سیکولر کہتا ہو ، جہاں پر سیکولر ازم کا پرچار کیا جاتا ہے اور جس ملک کے چاروں طرف "لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" پڑھنے والے بستے ہوں اور اس ملک کے اندر بھی کروڑوں افراد ایسے ہوں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کہلاتے ہوں لیکن اس کے باوجود بھارت میں یہ سانحہ کیونکر پیش آیا - اور یقیناً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ 1947ء میں جس مقصد اور بنیاد پہ ہزاروں مسلمان شہید ہوئے ، لاکھوں بے گھر ہوئے ، ہزاروں عصمتیں لوٹی گئیں اور ہم نے کروڑوں مسلمانوں کو ہندووں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر پاکستان بنایا اور جناب چیئرمین صاحب بنگلہ دیش جو اس وقت بنگال کہلاتا تھا جو ہم سے ایک ہزار دوری کے فاصلے پر ہے - جس کی تاریخ ، جس کی ثقافت ، جس کی زبان ، جس کا کلچر رنگ یہ تمام مختلف ہیں مغربی پاکستان میں بسنے والے افراد سے ، لیکن جناب چیئرمین ! جب ہم نے یہ نعرہ لگایا کہ پاکستان کا مطلب کیا "لاالہ الااللہ" تو بنگال کے لوگوں نے تحریک پاکستان کی تاریخ شاہد ہے کہ سب سے زیادہ بنگال کے مسلمانوں نے قربانیاں

دیں، اور ایک ہزار میل کا فاصلہ، ایک ہزار میل کی خلیج یہ صرف اس نعرے نے پاٹ دی۔

ہمارے پاس ایک نقطہ اتحاد تھا جو اسلام کا نقطہ اتحاد تھا ، اس نقطہ اتحاد کی وجہ سے بنگال ہمارے ساتھ ملا لیکن ۱۹۴۷ء سے لے کر مسلسل ہم نے اس نعرے کو اس قوم سے اور خدا سے کئے گئے وعدے کو فراموش کئے رکھا اور اپنے مال بنانے میں اور اپنے وسائل کو بڑھانے میں اور صنعتیں پیدا کرنے میں مشغول ہوئے اور جناب چیئرمین صاحب ! جب وہ نقطہ اتحاد کمزور ہوا ، جب ہم نے اسلام کو نظر انداز کیا ، جب ہم نے نظریہ پاکستان کی دھجیاں اڑائیں اس وقت پھر صورت حال یہ بنی کہ جب نقطہ اتحاد نہ رہا تو پھر بنگال میں علیحدگی پسند افراد منظم ہونا شروع ہوئے لیکن پھر ہم نے انہیں کہا کہ اگر اسلام کے ذریعے ہم آپ کے حقوق نہیں دے سکتے تو آئیے جمہوریت کے ذریعے آپ اپنے حقوق لیں - ہم نے انہیں دلاسہ دیا - حالانکہ ملک پاکستان صرف جمہوریت کے نام پر نہیں بلکہ اسلام کے نام پر نظریہ اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا - جناب چیئرمین ! وہ پھر بھی بہل گئے اور انہوں نے جمہوریت کا سہارا لیا لیکن جب ۱۹۷۰ء میں جمہوریت کے حوالے سے بنگال کے لوگوں نے اپنا جمہوری فیصلہ دیا اس کے بعد اسلام کی طرح ہم نے ان کی جمہوری فیصلے کی بھی دھجیاں اڑائیں اور ہم نے انہیں اقتدار منتقل کرنے سے پہلو تہی کی اس لئے کہ جب پہلا نقطہ اتحاد ختم ہوا تو ہمارے اور ان کے درمیان منافرت پیدا ہوئی اور پھر دوسرا نقطہ اتحاد جو جمہوریت تھا اس کی بھی جب ہم نے دھجیاں اڑائیں تو پھر وہ ہم سے الگ ہوگئے -

جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت مسئلہ بابری مسجد کا نہیں ہے بلکہ مسئلہ اسلام کا ہے - مسئلہ نظریہ پاکستان کا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر میں یہ کہوں گا کہ مسئلہ پاکستان کی سالمیت کا ہے - ہم یہ نہیں سمجھتے کہ مسئلہ یہ تھا کہ وہاں پر ہندوؤں کی ایک جنم بھومی تھی اور اس لئے وہ یہ چاہتے تھے - کہ وہاں پر مندر بنایا جائے - جناب چیئرمین ! بات اس حد تک محدود نہیں ہے - اگر بھارت میں شعائر اسلام پر اور ایک مسجد کی بے حرمتی پر اور اس کی شہادت پر ہمارا خون کھول اٹھتا ہے تو یقیناً ہم اس حوالے سے اس کی مذمت کرتے ہیں اس حوالے سے ہم جلوس نکالتے ہیں اس حوالے سے ہم مظاہرہ کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے شعائر میں سے ہے۔ یقیناً اسلام کے شعائر میں بابری مسجد بھی ہے، اسلام کے شعائر میں قرآن پاک بھی ہے، اسلام کے شعائر میں حدیث نبویؐ بھی ہے ، اسلام کے شعائر میں صحابہ کرامؓ ہیں، اسلام کے شعائر میں قرآن پاک میں موجود وہ احکامات بھی

ہیں جن کا ہمیں حکم دیا گیا ہے -

جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم واقعی بابری مسجد کے مسئلے پر سنجیدہ ہیں اور واقعی ہمیں دکھ ہوا ہے تو پھر ذرا ہم بھی اپنے گریبان میں جھانکیں اور ہم یہ دیکھیں کہ اگر وہاں بابری مسجد کو ہندو شہید کرتا ہے تو یہاں ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کا تمسخر اڑاتے ہیں اور پارلیمنٹ کے ممبران پارلیمنٹ کے اندر اللہ تعالیٰ کے احکامات کا تمسخر اڑاتے ہیں اور یہ بیان دیتے ہیں جو اخبارات میں چھپتے ہیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جہاں اسلام کے حوالے سے جو حکومت برسراقتدار آتی ہے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی -

جناب چیئرمین صاحب ، اگر ہندو نے مسجد کے خلاف کدالیں اٹھا کر بابری مسجد کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا اور بابری مسجد کو شہید کیا تھا تو نواز شریف حکومت کے ممبران کابینہ نے اللہ کے خلاف علم بلند کیا ہے - قرآن پاک میں ہے کہ

> اے ایمان والا! اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو اور تم میں فکر آخرت موجود ہے تو پھر تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم سودی نظام کو چھوڑ دو -

پس تمہارے لئے یہ ہے کہ تم نے سودی نظام کو جاری رکھ کر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ کر دیا - جناب چیئرمین صاحب! ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بابری مسجد میں جو کچھ بھی ہوا اور بابری مسجد کو جس بہیمانہ اور سفاکانہ طریقے سے شہید کیا گیا - ایک ارب مسلمان اس سرزمین پر بستے ہیں - ایک ارب مسلمانوں کی موجودگی میں ان کی عبادت گاہ کو جس بہیمانہ اور سفاکانہ انداز میں شہید کیا گیا - وہ ہمارے لئے ایک تازیانہ ہے اور یقیناً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آج ہم اس کا نام لیتے ہیں اور ہم نے یہ سمجھا کہ ہم نے ایک روز کے لئے ہڑتال کی کال کر لی اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ براء ہوئے - نہیں جناب چیئرمین! یہ ایک دن کا مسئلہ نہیں تھا اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو اٹھارہ سوسے لے کر اب تک یہی صورتحال رہی ہے اور اس بابری مسجد کے متعلق ہم نے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں سوچی کہ جناب یہ بھی ہمارا اسلامی فریضہ ہے اور وہاں پر لاکھوں ہندو بابری مسجد کا محاصرہ کرچکے تھے اور وہ یہ اعلان کر رہے تھے کہ ہم بابری مسجد کو شہید کریں گے - اس وقت ہمارے حکمران خواب خرگوش میں تھے - جب وہاں پر بابری مسجد کا محاصرہ ہو رہا تھا اس وقت وزیراعظم صاحب لاہور میں کرکٹ کھیل رہے تھے - جناب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کس حد تک سنجیدہ ہیں - یہاں پر جمعرات کو بابری

مسجد پر بحث ہو رہی تھی اور ہاؤس میں کل ۱۹ ارکان موجود تھے - ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دکھانے کے دانت ہیں اور ہم صرف پارلیمنٹ کے اندر بحث کر کے اور قرارداد منظور کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ براء ہو چکے ہیں - ہم اس وقت بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنی وزارت خارجہ کو جو صرف بیرون ملک سیر سپاٹے کی وزارت بنی ہوئی ہے، بروئے کار لائیں تو جناب بابری مسجد کی شہادت کے بعد ہمارے پاس ایک ایسا کارڈ تھا اور ایک مسئلہ تھا کہ ہم عالمی سطح پر بھارت کو بدنام کر سکتے تھے - اس نے جو سیکولرازم کا نعرہ لگایا ہوا ہے - اس کی دھجیاں بکھیر سکتے تھے اور ہم پورے عالم کو بتا سکتے تھے کہ جناب یہ بھارت ہے ، اور یہ نہ صرف پاکستان کا بلکہ عالم اسلام اور اسلام کا بھی دشمن ہے۔

جناب چیئرمین ! کیا کیا جائے ہمارے وزیر خارجہ موصوف جو نصف وزیر خارجہ ہیں انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے - ہمارے سفراء عیاشیوں میں مصروف ہوتے ہیں ، وہ شراب نوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں ، وہ بیرون ملک ثقافتی پروگراموں میں مصروف ہوتے ہیں، انہیں تو یہ پتہ بھی نہیں ہے کہ بیرون ملک کیا ہو رہا ہے -

کشمیر کا مسئلہ ہوتا ہے تو ہم چیختے ہیں ، چلاتے ہیں ، فرزند کشمیر کہلاتے ہیں اور ہم یہ بھی کہتے ہیں ، کہ ہم کشمیر کو فتح کر رہے ہیں لیکن خدارا بتائیے کہ کیا ہم سفارتی سطح پر کشمیر کی جنگ نہیں ہار چکے- کیا بابری مسجد کی جنگ ہم سفارتی سطح پر نہیں ہار چکے ، اگر کسی اور ملک کے سامنے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوتا اور وہاں پر کوئی صحیح معنوں میں سیاسی حکومت ہوتی اور جہاں پر کوئی سیاست دان ہوتے ، جنہیں سیاست کے رموز سے آگاہی ہوتی ، جنہیں ملک کی فکر ہوتی .... لیکن جن کا مطمع نظر صرف اور صرف پیسہ بنانا ہو یقیناً جناب چیئرمین صاحب ! انہیں احساس بھی نہیں ہے کہ اس وقت ملک کے ساتھ کیا صورت حال ہے -

ہم سمجھتے ہیں کہ جناب چیئرمین! بابری مسجد کے مسئلے پر پوری وزارت خارجہ کو ہدایت دی جانی چاہیئے تھی اور تمام سفیروں کو بلا کر انہیں اس بارے میں بریف کیا جانا چاہیئے تھا اور پورے عالم کو یہ بتانا چاہیئے تھا کہ یہ صرف ایک مسجد کا مسئلہ نہیں ہے ، صرف پاکستان کے مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے - اور جناب چیئرمین صاحب! کشمیر کا مسئلہ بھی ، جس طرح سے میں نے گزارش کی ہے کہ سفارتی سطح پر ہم یہ جنگ ہار چکے ہیں اور یقیناً آج جتنے بھی ممالک ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ

جناب اس مسئلے میں اب کوئی جان نہیں رہی لیکن جناب چیئرمین! اب کشمیری مسلمان از خود اٹھ کر اپنا حق حاصل کرنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑے ہیں - انہوں نے جہاد شروع کیا ہے لیکن اگر ہم یہ بھی سوچیں ، خدارا اس طرف بھی سوچیں کہ کیا بابری مسجد کو اس لئے تو شہید نہیں کیا گیا کہ جناب اس جہاد کشمیر سے توجہ ہٹائی جائے اور یقیناً یہ ایک ایسا سنجیدہ مسئلہ ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو اس انداز میں لیا جائے -

میں مختصراً گزارش کروں گا کہ جناب عالمی حالات تبدیل ہو رہے ہیں - کمیونزم کا جو انجام ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہے - اس کے بعد سیکولرازم .....

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین : ساڑھے پانچ بجے ہم دوبارہ اکٹھے ہونگے -

[At this stage, the House adjourned for Maghrab Prayers to meet again at 5:30 P.M.].

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

جناب چیئرمین : حافظ صاحب آپ وائنڈ اپ کریں - میرا خیال ہے آپ نے کافی وقت لے لیا ہے -

حافظ حسین احمد : جی سب ساتھی آ جائیں تو کرتے ہیں -

جناب چیئرمین : جی دیکھیں ناں آپ نے ایک دفعہ پہلے بھی کورم کی نشاندہی کی لیکن اصل تو یہ ہے کہ آپ کو قوم سن رہی ہے - اخبار والے بیٹھے ہیں - ریکارڈ پر آرہی ہے ....

حافظ حسین احمد : قوم ہمیں بھی دیکھ رہی ہے -

جناب چیئرمین : اور آپ کو بھی دیکھ رہی ہے - تو اس میں اگر ڈاکٹر بشارت آپ کو سنتے ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے -

حافظ حسین احمد : وہ تو قوم کے لئے چوک میں بھی کر سکتے ہیں -

جناب چیئرمین : اصل چیز تو یہ ہے کہ آپ کا علاقہ ، آپ کی constituency آپ کے چاہنے والے لوگ وہ بالکل ہمہ تن گوش ہیں ، سب سن رہے ہیں - پوری دنیا سن رہی ہے ... اور میں نے دیکھا ہے کہ ہاؤس آف کامنز میں دو آدمی ہوتے ہیں - تقریریں ہو رہی ہوتی ہیں- ریکارڈ پر آرہی ہوتی ہیں -

جناب عبدالرحیم خان : جناب ہم نے سینیٹرز کو convince کرنا ہے -

جناب چیئرمین : کیا بابری مسجد کو غلط طریقے سے ..... اس میں کیا ضرورت ہے - جہاں convince کرنے کی ضرورت ہے وہاں پر آپ آتے نہیں ہیں -

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین ! میں کوشش کروں گا کہ میں اپنی بات چند منٹ میں ختم کروں - تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے بارے میں ہمیں باقاعدہ طور پر منصوبہ بندی کرنی چاہیئے تھی اور اس مسئلے کو اس انداز میں اٹھانا چاہیئے تھا کہ نہ صرف یہ کہ اس مسئلے کے بارے میں بھی ہمارے بھارت میں بسنے والے، رہنے والے جو مسلمان بھائی ہیں ان کو بھی احساس ہوتا کہ ہمارے ہم مذہب اور وہ لوگ جن کے لئے ہم نے قربانیاں دے کر پاکستان بنایا اور وہ ہمارے ساتھ شانہ بشانہ ہیں اور اس کے علاوہ اس میں یہ بھی تھا کہ آئندہ کے لئے بھی دشمن کو یہ احساس ہوتا کہ اگر ہم نے کوئی ایسا اقدام کیا تو اس کے ردعمل کے طور پر ہمیں نقصان اٹھانا پڑے گا -

جناب چیئرمین! ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے ہر مسئلے کو اپنے مفاد کے لئے ، اپنی سیاست کے لئے اور اپنے مخالف کے لئے استعمال کرنے کے لئے لیا ہے اور یقیناً بابری مسجد کا جب سانحہ ہوا تو اس کو بھی حکومت نے اسی طرح لیا جس طرح سیلاب کے المناک سانحہ کو ، یقیناً سیلاب کا المناک سانحہ تھا لیکن اسے بھی حکومت نے اس انداز میں اپنے سیاسی غور کے لئے اور ٹیلی ویژن پر اور اخبارات میں اور اس بارے میں اپوزیشن کو مطعون کرنے کے مسئلے کے لئے استعمال کیا اور اسی طرح بعینہ بابری مسجد کے مسئلے کو بھی اسی انداز میں لیا گیا ہے اور یقیناً چونکہ ذرائع ابلاغ حکومت کے ہاتھ میں ہیں اور فوری طور پر عوام کو یہ تاثر دیا گیا کہ جناب اپوزیشن جو ہے وہ بابری مسجد جیسے اہم مذہبی مسئلے پر بھی حکومت سے تعاون نہیں کرنا چاہتی - حالانکہ جناب چیئرمین ! ہونا یہ چاہیئے تھا کہ فوری طور پرحکومت بلکہ اس سے پہلے ، سانحہ سے پہلے جب وہاں لاکھوں ہندوؤں نے گھیراؤ کر رکھا تھا کہ اس مسئلے پر اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کرتے اور انہیں اعتماد میں لیتے لیکن اگر ایک دن پہلے اپوزیشن اور اپوزیشن لیڈروں کو حکومت اور خصوصاً وزیر اعظم صاحب اور ان کے وزراء غدار کہتے رہے اور یہ کہا گیا کہ ان سے کسی صورت میں بات چیت نہیں ہو سکتی اور جونہی یہ سانحہ پیش آیا اس کے فوراً بعد انہوں نے ایک کانفرنس کی تاریخ کا بھی اعلان کر دیا ، وقت کا بھی تعین کیا اور اعلان کے بعد اور وقت کے تعین کے بعد ، اب ڈی سی ، اور اے سی کے ذریعے انہوں نے اپوزیشن لیڈروں کو ڈھونڈنا شروع کیا اور تمام انتظامیہ کے ذریعے ان سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا گیا اور پھر انہیں کہا گیا کہ جی فوری طور پر آپ کل کے اجلاس میں شریک ہوں- ہم سمجھتے ہیں جناب چیئرمین ! یہ غیر سنجیدہ کوشش تھی اور یہ صرف اپوزیشن کو بدنام کرنے کی کوشش تھی- یقیناً چٹ منگنی پٹ بیاہ والی مسئلہ کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی تھی - اس وقت اگر اپوزیشن کو بلانا تھا اس کے لئے ضروری تھا کہ اس تاریخ اور وقت کو اناؤنس کرنے سے پہلے حکومت کو چاہیئے تھا کہ وہ اپوزیشن کے لیڈروں سے مذاکرات کرتے ، اور ان سے طے کرتے اور ان کی مصروفیات اور ان کے پروگراموں کو مد نظر رکھتے اور اس کے بعد پھر متفقہ طور پر کسی تاریخ اور وقت کا تعین کیا جاتا - لیکن یہاں یہ کیا گیا کہ پہلے تاریخ کا بھی اعلان ہو چکا ، وقت کا بھی اعلان ہو چکا اور اس کے بعد پھر اے سی اور ڈی سی کے ذریعے جو دعوت نامے پہنچانے کی کوشش کی گئی جبکہ اپوزیشن خود اس وقت اسی مسئلے پر ان سے پہلے اپنے ایک اجلاس کے انعقاد کا اعلان کر چکی تھی - اور ہم سمجھتے ہیں اس طرح پھر ایک بار یعنی حکومت نے عالمی سطح پر بھی یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اس مسئلے پر بھی حکومت جو ہے وہ الگ ہے -

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جناب اس میں اہم مسئلہ جو سامنے آیا ہے وہ ہے حکومت کا یہ رول کہ انہوں نے فوری طور پر اس لانگ مارچ کو جو اپوزیشن کی طرف سے جاری تھی اس کے زور کو کم کرنے کے لئے اور اس سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے حکومت نے بلا سوچے سمجھے مکمل ہڑتال کا اعلان کر دیا - نہ صرف ہڑتال کا اعلان کر دیا بلکہ ہدایات جاری کر دیں کہ جناب جو بھی چاہے جو کچھ کرے اس پر کوئی قدغن اور کوئی پابندی نہیں ہے -

پھر جناب تاریخ میں ایک عجیب واقعہ رونما ہوا جو اسلام کے زریں اصولوں کے بالکل برعکس تھا کہ ہمارے ہاں سب لوگ نکلیں میدان عمل میں ، اور حکومت کا یہ کام تھا کہ وہ عالمی سطح پر وزیر خارجہ کی سطح پر ، سفراء کی سطح پر اور دیگر جو بین الاقوامی تنظیمیں ہیں اور ہمارے فورم ہیں ان کی سطح پر مسئلے کو اٹھاتی - لیکن اس کی طرف سے اغماض برتا گیا اور ملک کے اندر یہ اعلان کر دیا گیا کہ جناب کل عام ہڑتال ہے - مسلم لیگ کے فلاں صاحب جلوس نکالیں گے - پنجاب میں وائیں صاحب جلوس نکالیں گے ، بلوچستان میں جمالی صاحب جلوس نکالیں گے - اور اس طرح آفیشل جلوس نکالے گئے اور حکومتی ہدایات کے مطابق ہمارے اقلیتی بھائیوں کی عبادت گاہوں پر حملے کئے گئے - اور باقاعدہ جناب ٹی وی کی ٹیمیں بلائی گئیں اور باقاعدہ ان کو کوریج دی گئی اور باقاعدہ طور پر وفاقی وزیر صاحبان کے ہاتھوں میں کدالیں تھیں اور وہ افتتاحی تقریب منعقد کر رہے تھے مندر توڑنے کے لئے اور ٹیلی ویژن پر ان کو دکھایا گیا اور اخبارات میں ان کی تصویریں شائع ہوئیں اور وہ کہتے ہیں کہ جناب بسم اللہ کرکے فلاں وزیر صاحب جو ہیں مندر توڑ رہے ہیں - ہم سمجھتے ہیں آپ کو وہاں پر جا کر مندر توڑنا چاہیئے تھا- اپنے گھر میں اپنے اقلیتی بھائیوں کی عبادت گاہوں ، مندروں کو توڑ کر آپ نے اپنا کیس خود کمزور کر دیا -

جناب چیئرمین صاحب ! کوئٹہ میں جمالی صاحب کی قیادت میں جلوس نکلا- جناح روڈ پر وہ پہنچے اور نعرے لگ رہے تھے اس جلوس میں ، کہ جناب مندر گراؤ ، مسجد بناؤ - یہ نعرے لگ رہے تھے - اور یہی نعرے لاہور کے جلوس میں ، کراچی کے جلوس میں لگائے گئے جو جلوس یعنی حکومت کی زیرنگرانی اور زیر انتظام صوبائی وزرائے اعلیٰ اور وفاقی وزراء کی قیادت میں نکالے گئے تھے ان جلوسوں میں یہ نعرے لگائے گئے اور وزراء نے کدالیں لے کر مندر توڑنے شروع کئے- لاہور میں جناب ایل ڈی اے کے بلڈوزر اور ٹریکٹر منگوائے گئے، ان کی تصویریں موجود ہیں - اخبارات کی فائلیں ان کی گواہ ہیں - اور باضابطہ طور پر حکومت نے اپنی اقلیتوں کو فتح کرنے کی کوشش کی -

جناب چیئرمین ! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات سے ان کا کوئی واسطہ نہیں اور کبھی بھی اسلام نے ہمیں یہ ہدایت نہیں کی ہے۔ ہمیں یہ تلقین کی جاتی ہے اسلام کی طرف سے کہ ہم دوسروں کی عبادت گاہوں ، ان کے مذہب کے جو شعائر ہیں ان کا ہم احترام کریں ، یہاں تک قرآن ہمیں کہتا ہے ۔(عربی)

" کہ اے مسلمانوں ان لوگوں کو گالی بھی مت دو۔
جو اللہ کے خلاف کسی اور کو پوجتے ہیں کیونکہ اگر
تم ان کے ان بتوں کو اور ان خداؤں کو گالی دو
گے تو یقیناً وہ ردعمل کے طور پر تمہارے خدا کے
خلاف زبان درازی کریں گے "

جناب چیئرمین ! اس وقت بھی ہمیں چاہیئے کہ ہم ایک لائحہ عمل طے کریں اور ہم نے اس اپوزیشن کو، اس کو ہم نے پھر سیاسی طور پر لیا اور ہم نے ایک ٹیم کا اعلان کر دیا کہ جناب اپوزیشن سے مذاکرات کرے گی ۔ کانفرنس تو ہم نے بلائی لیکن خدارا آپ دیکھیئے کہ کیا وہ مذاکرات بابری مسجد پر ہو رہے ہیں یا اپنے مسائل کے بارے میں ہو رہے ہیں اور جو مذاکراتی ٹیم ہے۔ کیا اس نے بابری مسجد کے cause کو مد نظر رکھا ہے یا انہوں نے دیگر issues کو مد نظر رکھا ہے ۔ کیا اپنے ذاتی مفادات اور ذاتی مطالبات کے لئے بحث ہو رہی ہے یا بابری مسجد کے مسئلے پر بحث ہو رہی ہے ۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکی جارہی ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ جناب ہم اپوزیشن سے مذاکرات کریں گے ۔ حالانکہ آپ یہ دیکھیئے ریکارڈ پر یہ بات موجود ہے کہ انہوں نے اس کانفرنس کا قبل از وقت اعلان کر دیا تھا اگر اس میں اپوزیشن شریک نہیں ہوئی تو جو دو افراد کی مذاکراتی ٹیم مقرر کی گئی تھی ان کا کام یہ تھا جناب چیئرمین صاحب کہ وہ اپوزیشن سے بات کریں تاکہ ایک وسیع تر کانفرنس بلائی جا سکے اور بابری مسجد کے سانحہ پر اور المناک مسئلے پر بحث کی جائے لیکن ہوا کیا ؟ ہوا یہ کہ جو مذاکراتی ٹیم ہے اس کی جو کارکردگی ہے جو اخبارات میں چھپی ہے یا جس کے بارے میں عام تاثر ملتا ہے وہ تو یہ ہے کہ جناب بابری مسجد کا تو ذکر ہی نہیں ، وہاں پر تو دیگر مفادات اور دیگر مسائل اور دیگر مطالبات کے بارے میں غور ہو رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ جی یہ بات مانیں گے تو ہم آپ سے مذاکرات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں جناب اگر حکومت ویسے ڈرتی ہے اپنے ورکروں سے، مسلم لیگ اور عوام سے کہ جی ہم فلاں سے مذاکرات نہیں کریں گے تو یقیناً ہم سمجھتے

ہیں کہ اس کے لئے بابری مسجد کا سہارا نہ لیا جائے اور اگر واقعی حکومت مخلص تھی بابری مسجد کے مسئلے پر اپوزیشن سے بات کرنے کے لئے تو پھر اسے صرف بابری مسجد کے ایک نکاتی ایجنڈے پر منطبق کیا جاتا اور محدود کیا جاتا اور اس کے مطابق فیصلے کئے جاتے۔ ہم اب بھی گزارش کرتے ہیں کہ جناب اس وقت بھی تلافی کے لئے جو صورتحال ہے، جس طرح میں نے گزارش کی کہ بلوچستان میں ساگر میڈیکل سٹور جو ہے جو ایک اقلیتی فرد کا ہے اس پر وزیراعلیٰ جمالی کی قیادت میں جلوس نے حملہ کیا۔ لوگوں نے قیمتی دوائیں لے کر اپنی جھولیاں بھریں اور یقیناً ہم پر جو الزام لگایا جاتا ہے یہ بھی ریکارڈ پر ثابت ہے کہ دوسری طرف سے جے یو آئی کا جلوس آیا اور انہوں نے ان لوگوں کو مار بھگایا اور اس ساگر میڈیکل سٹور کو جلانے سے انہوں نے بچایا - جناب ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو فرائض ہیں اس کے مطابق انشاء اللہ ہم ہر سطح پر جو اسلام کی تعلیمات ہیں اس کی روشنی میں اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت بھی جو عالمی سطح پر تنظیمیں ہیں اس کے حوالے سے مخلصانہ طور پر اس مسئلے کے لئے آواز اٹھائی جائے ، شکریہ !

جناب چیئرمین : شکریہ ! ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب ----

Mr. Yahya Bakhtiar, on a point of order.

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, not a single Minister is there.

Mr. Chairman: Call up the Minister, please. That is a valid point.

Dr. Bisharat Elahi, please.

ڈاکٹر بشارت الٰہی : بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔الحمد اللہ رب العالمین - وصلوہ والسلام علی خاتمہ النبین -

Thank you, Mr. Chairman, Sir. My honourable colleague Mr. Yahya Bakhtiar has just pointed out that there is not a single Minister sittiang in the House.

جناب چیئرمین : بلاتے ہیں ابھی -

Dr. Bisharat Elahi: And I would at the very outset like to register my protest in this regard.

Mr. Chairman: Not yours, I think, the entire House is protesting.

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman, Sir, my colleagues who have spoken before me have gone into the historical aspect of the Babri Masjid at length. They have also said a lot about the behaviour of the Indian Government and the Provincial Government and that the security forces were a party to all that happened in the demolition of the Babri Masjid. I shall not, therefore, go into the details of what transpired. But what I would like to state, Mr. Chairman, Sir, is the incident of Babri Masjid should not be regarded as an isolated incident. It is a continuation of certain incidents which have been going on since the last 12 to 15 years and I am inclined to include the Iran-Iraq War, the Afghanistan issue, the Kashmir issue, what is happening to the Muslims in Burma, what we saw recently Iraq-Kuwait issue, what is happening in Bosnia and what we have recently witnessed in Somalia where 30 thousand U.S. Marines are going ashore to save a million Somalis from starvation where already over two million people have died, and the most recent of these events is the Babri Masjid event. This, seen from the Muslims point of view, is a very sad state of affairs. It clearly goes to show that nobody in the world cares two hoots for the Muslims although there are over a billion Muslims inhibiting this earth. The Muslims' response to all this has been extremely poor, right from the Iran-Iraq War and the other events which I have just mentioned, the Muslims have not been able to rise to the occasion and they have not been able to put up a

united front. The Babri Masjid isssue is not an issue which is the responsibility or which has got to be put on the main by Pakistan alone. This is an attack on the Muslims all over and it is the collective responsibility of all the Muslims to stand up to the occasion and come up with a solution so that these things are not repeated time and again. Unfortunately, our Government has failed to stand up to the occasion. The whole thing, this Babri Masjid issue, came to the forefront in India in 1986, and it has been in the forefront of the Indian politics since 1986. And the talk of the demolition of this Babri Masjid has been going on since those days but perhaps much earlier. Our response has not been adequate even at the diplomatic level. I am not aware of any warnings given by our Government to the Indian diplomats here or to the Government of India. This ultimately resulted in the demolition of the Babri Masjid, although the Indian Government has now promised that they will re-build the Mosque, I have my doubts in re-building the Mosque after demolishing it.

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ! آپ کی واضح ہدایات کے باوجود دس منٹ اور گزر چکے ہیں اور کوئی بھی منسٹر نہیں ہے جبکہ اتنی بھاری کابینہ ہے -

جناب چیئرمین : ابھی ایک وزیر صاحب تشریف لے آئے ہیں -

حافظ حسین احمد : نہیں جناب ابھی پہلے جب میں نے یہ بات کی تو انہوں نے کہا کہ سب بیٹھیں گے -

ڈاکٹر بشارت الٰہی : حافظ صاحب فرق نہیں پڑے گا منسٹر ہو یا نہ ہو

حافظ حسین احمد : آپ کے لئے تو فرق نہیں پڑے گا لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر یہ ایوان .....

جناب چیئرمین : میرے خیال میں وزیر قانون یا وزیر برائے پارلیمانی امور دونوں میں سے ایک کو آنا چاہیئے - منسٹرز کو ہاشمی صاحب بلالیں -

جناب یحییٰ بختیار : جناب والا ! جب تک وزیر نہیں آتے ایوان کو ایڈجرن کر دیا جائے -

جناب چیئرمین : اگر آپ کہتے ہیں تو ہم ایڈجرن کر دیتے ہیں -

میر عبدالجبار: جناب والا ! اسلام دوستی کا یہی مظہر ہے - آپ دیکھ لیں سارے ایوان کو ، ہم اتنے اہم مسئلے پر گفتگو کر رہے ہیں مگر ممبر حضرات کی حاضری ملاحظہ ہو - کیا یہ اسلام دوستی ہے -

Mr. Chairman: OK. Adjourned for 15 minutes.

[The House was adjourned for 15 minutes]

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

جناب چیئرمین : چوہدری صاحب کہاں چلے گئے تھے آپ -

چوہدری امیر حسین : میں یہاں آیا تو ایڈجرن ہو چکا تھا جی -

جناب چیئرمین : میرے خیال میں جناب ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب تقریر فرما رہے تھے ---- پی آئی اے کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا -

سید فصیح اقبال : جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر پی آئی اے والے پارلیمنٹ کے ممبروں کے ساتھ یہ رویہ رکھتے ہیں ------

جناب چیئرمین : اس پر باقاعدہ موشن دیں -

سید فصیح اقبال :جناب ! وہ موشن بھی کریں گے -

جناب چیئرمین : لیکن پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کارروائی چل رہی ہے ------

سید فصیح اقبال : جناب! میں کہتا ہوں کہ وہ مسئلہ آپ دیکھ لیجئے کیونکہ ہمارے تین ممبران لاہور میں رہ گئے تھے- کنفرم سیٹیں تھیں جو پی آئی اے نے نہیں دیں-

جناب چیئرمین : تو اس کے لئے آپ موشن move کریں -

سید فصیح اقبال : تو پھر وہ پریولج موشن ہو گا -

جناب چیئرمین : ہاں ہاں -

سید فصیح اقبال : جناب ! پھر آپ کہیں گے کہ ایک چھوٹی سی چیز کے لئے پریولج موشن ہوتا ہے -

جناب چیئرمین : دیکھیں ، پی آئی اے کا آپ نے ایک adjournment motion بھی دیا ہوا ہے - غالباً آپ ہی کا ہے اس پر آپ بات کر سکتے ہیں -

سید فصیح اقبال : اسے تو جناب ایک سال ہو رہا ہے -

جناب چیئرمین : آج خواجہ آصف کا ایک adjournment motion ہے اس پر بات ہو سکتی ہے -

سید فصیح اقبال : ٹھیک ہے - میں پھر ایسے کرتا ہوں کہ پریولج موشن لے آتا ہوں -

جناب چیئرمین : لیکن یہ ایک پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا -------

سید فصیح اقبال : جناب والا! اس وقت کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آپ کے institution کو نقصان پہنچا رہی ہیں -

جناب چیئرمین : ہر ایک چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے - وہ طریقہ فالو کریں - اگر میں ایسے اجازت دیتا رہا ------

سید فصیح اقبال : جناب ! میں آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا لیکن چیئرمین صاحب ! بعض مسئلے ایسے ہوتے ہیں جن پر فوری نوٹس درکار ہوتا ہے - کیونکہ اس قسم کی چیزیں اسی ہاؤس سے نکلیں لیکن حکومت توجہ نہیں دیتی ہے -

جناب چیئرمین : آپ پھر اس طرح کریں کہ میرے پاس ادھر لے آئیں تا کہ میں بھی کچھ کر سکوں - لیکن کارروائی روک کر آپ ایسا نہ کریں -

سید فصیح اقبال : نہیں جناب کارروائی تو میں نہیں روکنا چاہتا - ان کی تقریر چل رہی ہے اور میں سننے کے لئے بیٹھا ہوں -

جناب چیئرمین : جی جناب بشارت الٰہی صاحب -

Dr. Bisharat Elahi: Thank you Sir, I will be very brief and I will wind it up.

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ

There is apparently a leadership crisis in the Muslim World, in the Muslim Ummah as a whole.

جس کی وجہ سے یہ سارا کچھ ہو رہا ہے

Because there is no unity and we can not put up a united front.

اور جب تک

The Muslim Ummah is not united I thing these instances will continue.

یہ بابری مسجد والا قصہ اور بہت سے قصے جو ہیں یہ ہوتے رہیں گے وقت یہ آ گیا ہے

that somebody is got to take the lead but to me it appears that we do not have a leader either inside the country or outside the country who can lead the Muslim Ummah.

اس کے سلسلے میں جو پاکستان میں reaction ہوا

I would like to condemn that.

یہ جو مندر وغیرہ ہیں ان کو نقصان پہنچایا گیا - اس قسم کے جو واقعات ہوئے وہ نہیں ہونے چاہئیں تھے - اس پر میرے اور بھائیوں نے بھی نکتہ چینی کی ہے

and I would like to endorse what they have said that we as Muslims should have done better.

اگر انڈیا والوں نے کوئی کام کیا تھا اور ہم نے اس کے reaction میں اسی قسم کا کام کیا ہے

that is no credit to us.

آخر میں میں یہی کہوں گا کہ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے چند ایک سفارشات کی تھیں اور انہوں نے چند ایک recommendations دی تھیں - پتہ نہیں حکومت نے ان کا نوٹس لیا ہے کہ نہیں - ان پر غور کریں -

there are some useful suggestions and specially

جو انہوں نے کہا تھا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے -

of the Muslims heads who should oversee what is happening on this particular issue and also other issues

جو مسلمانوں کے خلاف یا اسلام کے خلاف ہو رہے ہیں ان پر وہ کڑی نگاہ رکھیں -

I thank you very much.

جناب چیئرمین : جی thank you دیکھیں یحیٰی بختیار صاحب کدھر ہیں - یحیٰی

بختیار صاحب نے بھی اس پر بولنا ہے - اچھا جی - ڈاکٹر بشارت صاحب تقریر کر چکے ہیں - رحیم مندوخیل صاحب! آپ تقریر کریں -

جناب عبدالرحیم خان : جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ایک اہم مسئلے پر مجھے اپنی پارٹی کی طرف سے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا - ایسے اگر کچھ زیادہ دو تین مقرر ، معزز اراکین بات کرتے اور میں ذرا زیادہ سن لیتا تو شاید زیادہ بہتر ہوتا - بہرصورت یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے - پہلا یہ کہ اجودھیا میں بھارت میں ایک مسجد کے بارے میں مذہبی جنونی لوگوں نے ایک ایسا رویہ اختیار کیا کہ اس میں خصوصی طور پر ایک مسجد کے گرانے اور اسے شہید کرنے کا اور اس کے لئے ایجی ٹیشن مسلسل سالوں سے ہوتی رہی ہے -

جناب والا! یہ مجموعی طور پر اس خطے میں ، بھارت میں ، ہمارے ملک میں، دنیا میں جس سٹیج پر ہم پہنچے ہیں وہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا ہے - مجموعی طور پر انسان اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ہر ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں - مختلف فکر کے لوگ ہوتے ہیں - انہیں ہم آہنگی سے اپنے ملک کی ترقی ، سیاسی ، معاشی ، ثقافتی میں حصہ لینا چاہیئے - حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی دنیا کے ممالک اس پر متفق ہو گئے ہیں لیکن یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بالخصوص اس sub-continent میں کافی وقت سے یہ رجحان پیدا ہوا کہ ایک دوسرے کے مذہب کے خلاف ، ان کے اداروں کے خلاف ، ان کے مقدس مقامات کے خلاف بہت جنونی انداز سے ، نفرت سے ، ایسے اقدامات کئے جائیں جو اس سوسائٹی میں ایک خلفشار ، اس سوسائٹی میں باہمی نفرت ، قتل و غارت اس کا نتیجہ رہتا ہے-

اس کے علاوہ سیاسی طور پر جو کچھ ہوا ہے اس خطے میں اس پر میں تفصیلی بات نہیں کروں گا لیکن اب جبکہ بھارت خود ان کی اپنی سوسائٹی کے لئے ، ان کے ملک کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں غیر فرقہ وارانہ ماحول ہو اور اس میں ان کی جو غربت ہے ، ان کے جو مسائل ہیں ان کو حل کریں اور پھر میں بالکل غیر فرقہ وارانہ نقطہ نظر سے بات کر رہا ہوں - (مسلمان مذہب بھارت کا ، ہند کا اپنا حصے دار ہے) میرے خیال سے جناب اگر میں غلطی پر نہیں ہوں ڈاکٹر اقبال صاحب نے فرمایا ہے

ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

یہ اس کا کیا اظہار ہوا کرتا ہے - وہ یہ ہے کہ جو لوگ وہاں کے ہیں وہ ہند کے ہیں - ہندی ہیں ، باقی ان کے مختلف مذاہب ہیں - اس میں انہیں رہنا ہے - اگر وہاں کے مسلمان ، وہاں کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کوئی اور سلوک کرے تو بھی نقصان دہ ہے - اگر کوئی اور مذہب کا آدمی مسلمان کے خلاف کوئی قدم اٹھائے وہ بھی بذات خود مسلمان کے خلاف نہیں بلکہ ہند کے خلاف ہے -

اسی طرح اگر ہمارے ملک میں جہاں مختلف لوگ ہیں اور مختلف مذاہب اور پھر مذہبوں میں بھی ہمارے مختلف فرقے ہیں لیکن ہم اس ملک کے مشترک مالک ہیں - یہ ملک بحیثیت ملک کے ایسا نہیں ہے جب یہاں کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے ، یہ صحیح ہے کہ مسلمان اس کی میجارٹی ہیں مذہب کی حیثیت سے لیکن جو ہندو یہاں کا ہے وہ بھی اس ملک کا مالک ہے وہ اس کا شریک ہے ، وہ اس کا شہری ہے - اسی طرح کوئی اور مذہب ہے تو اس طرح ہم کس طرح باہم رہیں گے ایک دوسرے کے ساتھ - تو وہ یہی ہے کہ مذہبی طور پر ایک دوسرے کے خلاف یہ جنونی رجحان ختم کرنے پڑے گا - بھارت میں یہ ہوا - اس کا میں دوسرے پہلو پر یعنی ان تفصیلات میں نہیں جاؤں گا -

جناب والا! بالخصوص مسجد کے گرانے اور شہید کرنے کے علاوہ یہاں ایک اور بات زیادہ project بھی ہوتی ہے جو بابری مسجد ہے ، بابر کا لفظ زیادہ استعمال ہوتا ہے ، پھر اس کی وہاں ہند کے لوگوں میں کیا اہمیت ہے - مسجد کی اپنی اہمیت ہے - مسلمان کی حیثیت سے اس کی اپنی اہمیت ہے - انسان کی حیثیت سے اپنی اہمیت ہے لیکن بابر کا ہمارے ساتھ جو تعلق ہے ، میں آپ کو اتنا یاد دلاؤں کہ بابر نے پشاور میں نہیں بلکہ کوہاٹ میں ہمارے سروں کا مینار کھڑا کیا تھا اور بابر نے ہمارے سروں کا بنوں میں ایک مینار کھڑا کیا تھا- اور اتنا میں بتاؤں کہ عین اس گاؤں میں جس سے ہمارے محترم صدر جناب غلام اسحاق خان صاحب ہیں ، کھکی ، کھکی میں ہمارے سروں کا مینار کھڑا کیا تو بابر کے ساتھ میری کم از کم وہ محبت نہیں ہے - نہ میں یہ اظہار کروں گا ، مسجد کے ساتھ میری محبت ہے اور کسی بھی دوسرے مذہبی مقدس مقامات کے ساتھ بھی -

جناب والا! پھر بابر نے ہمارے سروں کے مینار بھی کھڑے کئے اور ساتھ ہی ساتھ میدان جنگ میں (battle-field) باقاعدہ اس نے ہمارے سروں کی کاشت کی تو اس کے بارے میں کم از کم میں یہ نہیں کہوں گا بلکہ اور لوگوں کو بھی یہی کہوں گا کہ اس بات

پر ذرا احتیاط کریں - بابر کی تاریخ ہمارے ساتھ مشترک نہیں ہے- بابر کی تاریخ ہمارے ساتھ دشمنی کی تاریخ ہے - ہم سے دشمنی ہے بلکہ اس معنوں میں اگر میں کہوں کہ پاکستان کے ساتھ اس کی دشمنی کی تاریخ تھی چونکہ ہم پاکستان کے (components) ہیں - تو ایک یہ پہلو ہے -

جناب والا! اس کے بعد ان جنونی لوگوں نے مسجد کو شہید کیا - وہ جو ہم نے تصویریں دیکھیں - جس طرح انہوں نے مظاہرہ کیا وہ بڑا افسوسناک تھا - مسجد کو شہید کر کے ، اس کے میناروں کو گرا کر ، پھر اس پر بڑا افسوس یہ کہ یہ بات تو پارلیمنٹ میں شاید نہ آتی ہو لیکن بڑا افسوس ہوتا ہے- ہم فلموں میں دیکھا کرتے تھے کہ افریقہ میں جو وحشی ہوتے تھے وہ کسی ایسے ظالمانہ عمل پر پھر رقص کرتے تھے ، یہ بہت افسوسناک ہے ، انتہائی افسوسناک ہے - ہم مجموعی طور پر اپنے ملک کی طرف سے بحیثیت مسلمان کے اپنے پڑوسی کو یہ کہیں گے ، وہاں کی عوام کو کہیں گے کہ یہ تمہارے لئے بھی صحیح نہیں ہے اور ہمارے لئے بھی نہیں ہے - انسانیت کے لئے بھی صحیح نہیں ہے -

جناب والا! بعد میں اس کے مقابل میں یہاں ہم نے مسجد کے تحفظ میں اور اس کے ردعمل میں جو کچھ کیا ، یعنی ہم نے یہ کس کے ساتھ کیا ؟ جن جنونی لوگوں نے مسجد کو شہید کیا ان کو ہم نے کیا نقصان پہنچایا ہے - جناب والا! ہم نے اپنے ملک کے شہریوں کو ، پاکستان کے شہریوں کو جو ہم سے ہیں ، ہم نے ان پر حملے کئے اور اس میں ، میں اتنی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا - جناب والا! گورنمنٹ نے باقاعدہ خود ہڑتال کا اعلان کیا ہے - ٹھیک ہے ہم ہڑتال کا اعلان کرتے - اس کو ایک قسم کا ہم اظہار ، احتجاج ، ماتم کہہ سکتے تھے - ایک ایسا اظہار ہم کر سکتے تھے لیکن جس طرح یہاں سے جنون کے ماحول کو ابھارا گیا ہے ہم پہلے سے جانتے تھے کہ ابھی ہمارے اپنے شہریوں کو ، ہمارے اپنے لوگوں کو ، ہمارے ہم وطنوں کو ابھی مارا جائے گا ، پیٹا جائے گا اور ان کے مقدس مقامات کو جلایا جائے گا - ان کی بے حرمتی کی جائے گی اور ان کو جانی و مالی نقصان پہنچایا جائے گا اور وہی ہوا ہے - تمام ملک میں ایسے تھا کہ جیسے ہم نے بہت بڑی فتوحات حاصل کی ہیں جو احتجاج کر رہے ہیں اور جا جا کر اپنے گھر میں ، اپنے لوگوں کو مارنا اور پیٹنا اور جلانا یعنی کوئٹہ میں دیکھ لیں - میں یہاں اپنے محترم ارکین کی ان باتوں پر زیادہ نہیں کہوں گا لیکن یہ حقیقت ہے کہ بالکل وہ پارٹیاں ان میں شامل تھیں - گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا - احتجاج تھا - اس کے علاوہ وہ لوگ اس میں شامل تھے - کوئٹہ میں باقاعدہ کوئٹہ کے سول ہسپتال کے سامنے مندر اور وہاں ان کی دکانوں کو نقصان پہنچایا گیا - یعنی اب اگر ہم یہ دو

منٹ کے لئے فرض کر لیتے ہیں کہ واقعی وہ بڑے جذبات میں ہیں اور جذبات بھی مذہبی ہیں تو ظاہر ہے کہ اتنے جذبات اور حقانیت کا دعویدار ہونے والا شخص اگر جنون میں مندر کو جلا دیتا ہے تو یہ بات ہم نہیں سمجھتے - وہ کہتے ہیں کہ ملانصیرالدین نے چوری کی - بوری اٹھائی ہوئی تھی - جب وہ باہر آئے تو مالک نے دیکھا - اس نے کہا کہ یہ کیا کیا ہے؟ یہ شلغم یا دوسرے گاجر- یہ کیسے تم نے میرے کھیت سے جمع کئے ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ تو طوفان آیا اور اس نے نکالا- اس نے کہا کہ یہ بوری میں کس نے رکھے - وہ پتہ نہیں مجھے یاد نہیں ہے کہ وہ بوری میں کس طرح ڈالے - بہرصورت اس نے بتا دیا کہ بوری میں ایسے جمع ہوئے - بعد میں اس نے کہا کہ یہ بعد میں اٹھایا کیسے ہے ، یہ کس نے آپ کے حوالے کی تو اس کا اس کے پاس شاید جواب نہیں تھا -

جناب والا! یہ تو ٹھیک ہے کہ میں جنون میں آ گیا ہوں - مجھے پریشانی ہو گئی ہے اور میں نے مندر کو جلایا لیکن یہ باقاعدہ اپنا دامن بھرے ہوئے - میں جو ہوں ، بے ادبی معاف ، بڑے بڑے علمائے کرام اور ان کے بہت اچھے اچھے کارکن ، باقاعدہ ان کی چادریں بھری ہوئی ہیں اور وہ جاگ رہے ہیں - یہ جگہ ملا نصیرالدین کی میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کیسے انہوں نے کیا - یہ کہاں کا ان کا جنون تھا اور مسجد سے محبت تھی -

جناب والا! آپ حیران ہوں گے کہ لورالائی میں ، میں خود گیا اور ہمیں جانا چاہیئے- سینٹ کی اس میں ایک کمیٹی بنانی چاہیئے - جناب والا! مندر کو جلایا - مندر کے ساتھ ان کے گھر ہیں اور وہ ان کے وہاں کے لوگ ہیں ، لورالائی کے جو لوگ ہیں ، ہندو مذہب میں ان کا faith ہے - جناب والا! وہ وہیں کے صدیوں کے لوگ ہیں - ان کی دکانوں پر حملہ کیا - وہ پہلے لوٹیں اور پھر بعد میں انہیں جلایا- جناب والا! پھر آخر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو باقاعدہ یہ جو کریٹ دکانوں میں ہوتے ہیں ، ان پر پٹرول چھڑک کر آگ لگائی اور پھر اس میں زندہ بچوں کو ڈالا - پھر وہاں پر جو انسانیت دوست لوگ ہیں - مسلمان ہیں ، مسلمان کی حیثیت سے اسلامی تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں - وہ ان کو آگ سے اٹھاتے ہیں اور باہر پھینکتے ہیں اور یہ وہاں واپس ان بچوں کو پھر آگ میں ڈالتے ہیں اور باقاعدہ پٹرول ان کے پاس ہے - پٹرول کے گیلن ان کے ساتھ ہیں اور وہ باقاعدہ دروازوں پر ڈالتے ہیں اور ان کو جلاتے ہیں -

جناب والا! میں وہاں گیا - میں نے دیکھا کہ لوہے کے گارڈر چھ انچ والے یا ایک فٹ سے بالا ، اتنی گرمی کہ وہ باقاعدہ ایک قسم کے پگھل گئے تھے - ٹیڑھے ہو گئے تھے -

یہ تمام جو کچھ تھا وہ ملاّ نصیرالدین کا کام انہوں نے کیا اور باقاعدہ اس سے بڑھا حتیٰ کہ عورتوں کے گلے سے زیور اتارے گئے - ہم کبھی کبھی پڑھتے تھے کہ ایسے بے رحم لوگ ہوتے تھے کہ جب وہ عورتوں کی کانوں سے بالیاں کھینچتے تھے تو ان کے ساتھ کان بھی کٹ جاتے تھے لیکن یہ ہم نے خود دیکھا اور لورالائی میں دیکھا اور یہ انہوں نے مذہبی غم میں کیا- یہ ان کی حالت ہے - وہاں ان کے پاس بالکل کچھ نہیں ہے - تو یہی حالت تمام ملک کی ہے -

جناب والا ! اب یہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جنون اور جواب جنوں ، اس سے کیا نتیجہ (نکلے) گا اور آگے سیاسی طور پر کیا (نکل) رہا ہے - اگر یہ ردعمل ہم اپنے لوگوں کے خلاف کریں تو پھر مستقبل میں سیاست میں کیا ہوگا ؟ مستقبل میں سیاست میں وہ جو کہتے ہیں کہ بی جے پی جو پارٹی ہے ، جن کے وہ لیڈر ہیں ، جو مسجدوں کو گرا سکتے ہیں - جو مسجدوں کو جلا سکتے ہیں - ان لوگوں کی لیڈر شپ آئے گی - ابھی وہاں جو بحران پیدا ہوا ہے وہ ابھی فرض کیا الیکشن آتے ہیں ....

جناب چیئرمین : مندوخیل صاحب، میرے خیال میں اب آپ وائنڈ اپ کرلیں -

جناب عبدالرحیم خان: ٹھیک ہے - جناب ! الیکشن آتے ہیں، الیکشن میں کیا ہوگا - الیکشن میں وہ پارٹیاں آئیں گی - وہ الیکشن جیتیں گی اور جب وہ پارٹیاں جیت گئیں تو نتیجہ کیا ہوگا، نتیجہ یہ ہوگا کہ جو ہم یہاں جنونی یہ ردعمل کرتے ہیں- جناب والا ! ہم بالکل ایک آگ میں بھسم ہوں گے یعنی یہ وہ نتیجہ ہوگا - اور یہ کون سی قوتیں کر رہی ہیں - یہ ہمیں دیکھنا ہوگا - جناب والا! یہ واقعاتی پہلو ہے اور یہ اس کا نتیجہ ہے جو آئندہ کے لئے آئے گا -

اس کے بعد اس ملک کے وزیراعظم نے ایک متفقہ رائے رکھنے کے لئے ایک کانفرنس بلائی - ہم اپوزیشن والوں نے بھی ایک کانفرنس بلائی اور ہماری پارٹی نے جناب والا! یہی تجویز دی کہ ہم دونوں کانفرنسوں میں جائیں اور اس مسئلے کی حد تک ہم ایک متفقہ رائے بنا سکیں - اور ملک کو ہم ایک عقل سلیم کی سیاست کی طرف لے جائیں - اس حوالے سے ہماری پارٹی کے چیئرمین جناب محمود خان اچکزئی صاحب گورنمنٹ کی کانفرنس میں شریک ہوئے اور ہم نے یہی تجویز پیش کی - باقی اپوزیشن نے اس سے اختلاف کیا اور بائیکاٹ کیا کیونکہ وقت کم تھا جیسا کہ دوسرے اراکین نے بھی کیا - بہرحال یہ ہونا بھی

چاہیئے تھا - کیونکہ وقت بہت کم تھا - لیکن اگر وہ نہیں ہوا تب بھی ہم اس پر متفق ہیں کہ کانفرنس ہونی چاہیئے تھی - پھر جناب والا ! اس کانفرنس میں شامل پارٹیوں نے ایک تجویز پیش کی کہ باقی اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات ہوں تاکہ اس مسئلے پر اتفاق رائے پیدا ہو۔ ایک ایسا متفقہ لائحہ عمل تیار ہو جو ملک کی سالمیت کے حق میں ہو - پھر جناب والا ! اس بارے میں مذاکرات کے حوالے سے ایک رابطہ کمیٹی بنائی گئی - جس کے کنوینر ہماری پارٹی کے محمود خان اچکزئی صاحب ہیں -

جناب والا! ہم اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی اس بات کے قائل ہیں کہ ہمیں اس ملک کے جمہوری عمل میں مدد دینی چاہیئے خواہ کچھ بھی ہو تاکہ ایک جمہوری ماحول پروان چڑھے، نہ کہ جنونیوں کے ماحول پر، نہ کہ جنونیوں کے اقتدار پر ، کم از کم ایسا ماحول پیدا نہیں ہونا چاہیئے - جناب والا ! اگر یہ جنونیوں کا ماحول پیدا ہوا تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ ہمارا یہی موجودہ سول سسٹم ، یہی ہمارا پارلیمنٹری سسٹم ، یہی ہمارے بنیادی حقوق ، سب کے سب متاثر ہونگے - جناب والا! انہوں نے تو ایک نیا آرڈیننس بھی impose کر دیا ہے - جس کے ذریعے جمہوریت کے لئے جو بہتر تھا یہ وہ بھی لے گئے - اس کے باوجود جناب والا! ہم چاہتے ہیں کہ Democratic system develop ہو - ہم اس کے قائل ہیں - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارا یہ رول ہو ، عقل سلیم کے لوگ ، غیر فرقہ وارانہ لوگ ، غیر جنونی لوگ جمع ہوں اور ایک ایسا ماحول پیدا ہو تاکہ یہاں مستقبل میں جنونیت کی وبا نہ پھیلے - یہی ہماری ایک بنیادی کوشش ہے -

جناب والا ! اس میں ایک پہلو ان لوگوں کے نقصانات کا ہے - ہم یہ چاہتے ہیں جیسا کہ اعلان ہوا ہے کہ اسی کے مطابق عمل ہو - لوگوں کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ ان کے گھروں کا سب کچھ یا تو لوٹ لیا گیا ہے یا جلا دیا گیا ہے، ان کو فوراً compensate کیا جائے - ان کے نقصانات کا ازالہ کیا جائے - اگرچہ ان کے بچوں کے نقصان کا تو ازالہ نہیں ہوسکتا ، جو قتل ہوئے ہیں - مگر ان کے مقدس مقامات فوری طور پر بحال ہونے چاہیئیں - یہ ہمارا فوری نوعیت کا مطالبہ ہے اور ہم اس ایوان کے ذریعے سے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس پر عمل ہو تاکہ ہماری اپنی سوسائٹی میں کوئی خلفشار پیدا نہ ہو اور ہم میں یہ جنونیت مزید پیدا نہ ہو - اور ہمارے لوگ compensate ہوں - اور اس کے ساتھ اپوزیشن اور حکومتی پارٹیاں مجموعی طور پر جنونیت سے کم از کم چھٹکارا حاصل کریں - یہ ہمارا مطالبہ ہے -

جناب والا ! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ بین الاقوامی طور پر بھی جونیت کو پروان نہیں چڑھانا چاہیئے - یہاں پر مطالبے ہو رہے ہیں کہ ایک ایسا بلاک ہو اور اس کے بارے میں پتہ نہیں کہ کیا طریقہ نکالیں، جس کے ذریعے سے حملہ کریں - یہ ٹھیک ہے کہ اپنے مقدس مقامات کے دفاع کے لئے ایک معقول رویہ اختیار کرنا ہو تو بات صحیح ہے - ورنہ اگر یہ ماحول ہو کہ سب امت جمع ہو اور اس طرح سے جیسا کہ جناب والا ! ہم نے دوبئی میں کیا اور دوبئی میں ہم نے حملے کئے - پھر عرب ممالک نے ہمیں کہا کہ آپ یہاں سے فارغ ہیں - لہٰذا جناب والا ! ہمیں مجموعی طور پر ایسا ماحول نہیں پھیلانا چاہیئے -

جناب والا ! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا -

جناب چیئرمین : شکریہ جناب .... جناب یحیٰی بختیار صاحب -

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will deliver my speech day after tomorrow.

Mr. Chairman: OK. ----- Pir Barkat Shah Sahib.

سید برکات احمد : شکریہ جناب والا ! بابری مسجد کی شہادت بلاشبہ تاریخ اسلام کا ایک عظیم المیہ ہے - یہ صرف ایک مسجد کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک اصولی موقف ہے - اسلام میں جس جگہ ایک مسجد بن جائے - تو وہ جگہ ہمیشہ مسجد ہی کی رہتی ہے - چند سال پہلے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی گئی تھی اور پوری دنیائے اسلام نے اس پر غم و غصے کا اظہار کیا تھا - اب متعصب ہندوؤں نے بابری مسجد کو شہید کر دیا ہے - اس پر بھی مسلمانوں کا ردعمل ایک قدرتی عمل ہے - بابری مسجد کا تاریخی پس منظر پہلے مقررین نے مفصل بیان کیا ہے - میں اس میں صرف یہ اضافہ کرنا چاہونگا کہ نہ صرف اس بات پر اختلاف ہے کہ یہ جگہ رام چندر جی کی جنم بھومی نہیں تھی بلکہ بعض ہندو تاریخ دانوں کے مطابق رامائن کی ساری کہانی ہی فرضی ہے اور اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ اس کے بعض کریکٹر مثلاً ہنومان ، لنکا کے نوگزے یا اڑن کھٹولا وغیرہ یقیناً فرضی کریکٹر ہیں - اس طرح اس کتاب کی حیثیت یا اس کے بعض واقعات کی حیثیت الف لیلیٰ کے افسانوں سے زیادہ نہیں ہے -

اس کے علاوہ تاریخ میں یہ بات بھی واضح ہے ، یعنی یہ بھی ایک تاریخی واقعہ ہے کہ مغل بیگمات میں بہت ساری ہندو بیگمات بھی شامل تھیں اور انہوں نے ایسی اولاد کو جنم دیا جو بعد میں ہندوستان کے حکمران بھی بنے - جناب والا ! یہ بات بھی بعید از فہم معلوم ہوتی ہے کہ ان عورتوں نے اپنے لڑکوں کو اپنے اوتاروں کی جنم بھومی واپس لینے کی درخواست نہ کی ہو - یہ سارے واقعات اس چیز کو واضح کرتے ہیں کہ یہ سارا قصہ فرضی ہے اور یہ بعد کی پیداوار ہے - اور یہ صرف مسلمانوں کو اس لحاظ سے ذلیل کرنے کے لئے کیا گیا ہے -

جناب والا ! جہاں تک بابری مسجد کے دوبارہ تعمیر کرنے کا تعلق ہے - وہ صرف مسلمانان عالم کا مطالبہ نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے اکثر غیر مسلم افراد کا بھی یہی مطالبہ ہے ، ہندوستان میں رہنے والے بہت سے لوگوں کا بھی یہ مطالبہ ہے کہ یہاں مسجد دوبارہ تعمیر ہونی چاہیئے - اور ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کی حکومت میں اتنی courage ہوگی کہ وہ دوبارہ مسجد تعمیر کر سکے - مگر ایک چیز میرے ذہن میں آتی ہے جس کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے علمائے کرام سے بھی مشورہ لینا چاہیئے ، اور وہ یہ ہے کہ مسجد عام طور پر ان فنڈز سے تعمیر کی جاتی ہے جو حلال کی کمائی سے اکٹھے کئے جاتے ہیں - اب اگر اس مسجد کو ہندو تعمیر کرتے ہیں یا وہاں کی حکومت تعمیر کرتی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر یہ ہو گا کہ چند مسلم ممالک مثلاً پاکستان ، بنگلہ دیش ، ایران ، سعودی عرب اور دوسرے ممالک مل کر ہندوستان کو آفر کریں کہ یہ مسجد ہم آپ کو بنا کر دیں گے -

اس طرح سے جناب والا ! جو مندروں کو گرانے کی بات ہے ، جو تصویریں ہم نے ٹیلی ویژن پر دیکھی ہیں ، ان سے کم از کم مجھے یہ impression ہوا کہ جو مندر گرائے گئے ہیں وہ ایسے علاقوں میں تھے جہاں پر وہ مندر فنکشنل نہیں تھے - وہ بہت سے ایسے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں تھے جہاں پر اب ہندو موجود نہیں ہیں اور یہ بہت پرانے مندر تھے جن کو گرایا گیا ہے - اور پھر اب ان کو بنایا جا رہا ہے - اکثر یہ پرانے مندر تھے جن کو گرایا گیا ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی فنڈز کو ضائع کرنے والی بات ہے - اس سے بہتر یہ ہے کہ ہندوؤں کی جو ہندو کمیٹیاں ہیں ، ان سے پوچھیں کہ کہاں کہاں وہ دوبارہ مندر تعمیر کرنا چاہتے ہیں - اور اگر وہ واقعی ایسی جگہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے - یہ ایک اچھی gesture ہے کہ ہماری حکومت ان مندروں کی تعمیر کرکے دے - لیکن ایسی جگہ کہ جہاں مندر فنکشنل نہیں ہیں اور ان سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہو رہا، میں سمجھتا ہوں ان کو بنانے سے کوئی purpose serve نہیں ہوگا -

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم نے اس ساری بات سے کیا فائدہ حاصل کیا ہے - ہمارے موجودہ حالات کے مطابق یہ ایک مسجد کے گرانے کی بات نہیں ہے - اگر ہندوؤں کا ذہن یہی رہا تو ان کے پاس تین ہزار اور مسجدوں کی فہرست ہے جن کو وہ آہستہ آہستہ گرانا چاہتے ہیں - ہندوستان میں بھی جنونی ہندو موجود ہیں اور ایسے ہندو بھی موجود ہیں جو اپنے آپ کو سیکولر کہتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ انکے ذہن بھی بہت حد تک سیکولر ہوں گے - میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ مل بیٹھ کے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے - جس طرح لیاقت نہرو پیکٹ ہوا تھا ، جس میں ہم ان کو ایشورنس دیں کہ ہم آپ کے مندروں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے - اور غیر مسلم آبادی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے - اور وہ بھی ہمیں اس قسم کی ایشورنس دیں کہ یہ واقعہ ہو گیا ہے - آئندہ ہم پوری پوری احتیاط کریں گے اور آپ کی مسجدوں کو نہیں گرائیں گے اور اس قسم کا سلوک روا نہیں رکھا جائے گا -

ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت زار کا غالباً ہم سب کو علم ہے - پہلے بھی یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں ۱۵ فیصد مسلمان ہیں لیکن ملازمتوں میں صرف ایک فیصد ہیں - یہ درست ہے لیکن بعض ملازمتوں میں مثلاً پولیس اور فوج میں ایک فیصد بھی نہیں ہیں - ویسے وہاں کی حالت جو لوگ آ کر بتاتے ہیں اس سے بھی بڑا افسوس ہوتا ہے- ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہاں مسلمانوں نے اپنے بچوں کے نام ہندوؤں کے رکھنے شروع کر دیئے ہیں - وہ اس لئے کہ اگر وہ مسلمانوں کے نام رکھیں گے تو پھر ان کے لئے حکومت میں اور حکومت کی ملازمتوں میں کوئی اچھی جگہ ملنے کی توقع نہیں ہے ، ان حالات میں بہتر یہ ہے کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں ، بجائے اس کے کہ ہم نفرت کو بڑھائیں، بہتر یہ ہے کہ ہم ایسے اقدامات کریں کہ جس سے وہ مسجد گرانے پر شرمندہ ہوں ، چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم اس بات پر چپ رہتے تاکہ ان کو خود افسوس ہوتا کہ ہم نے یہ غلط قدم اٹھایا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ حالات کو اس نہج پر نہ لے جائیں کہ ہماری نفرتیں بڑھتی جائیں جس سے وہاں کے پندرہ کروڑ مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو - بہتر یہ ہے کہ ہم کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ کم از کم مذہبی طور پر وہ ہمارے ساتھ کسی نہ کسی تصفیہ تک پہنچ جائیں ، اگر ہم ان کی موجودہ حکومت سے مخالفت کرتے رہیں گے (اس سے پہلے وی پی سنگھ کی حکومت تھی جس نے مسجد کے مسئلے پر استعفیٰ دیا تھا) تو اس سے لامحالہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی جنونی پارٹیاں زیادہ طاقت پکڑ جائیں - اس سے مسلمانوں کو فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی پہنچے گا - میں اتنی بات کہہ کر اس میں شامل

ہوں کہ ہم اس واقعہ پر غم وغصہ کا اظہار کریں اور ان سے پروٹیسٹ بھی کریں کہ ہندوستان کی حکومت نے جنونیوں کو مسجد کے گرانے کی اجازت دے دی - شکریہ !

جناب چیئرمین : جناب محمد ریحان صاحب (ایوان میں موجود نہیں تھے)
راجہ ظفر الحق صاحب (ایوان میں موجود نہیں تھے)
جناب شہزاد گل صاحب (ایوان میں موجود نہیں تھے)
جناب بشیر احمد مٹہ صاحب -

Mr. Bashir Ahmed Matta: Thank you very much, Mr. Chairman, for allowing me to speak on the question of demolition of Babri Mosque in Ayodhya. Sir, this act of fanaticism on the part of extremist Hindus is deporable both from religious as well as humanitarian point of view. It is a violent act against the religious feelings and institutions of votaries an established religion who happend to be in minority in India. Although that minority is substantial but still they need special protection of the Government, and by acting in this manner, the fanatic Hindus have done no service, either to their own country or to the peace of the Indo-Pak sub-continent, in particular, and the peace of the world at large. On this score, Sir, I have no compunction in openly condemning this brutal and violent act.

All the accepted norms of humanity and precepts of great Prophets of God indicate the course of tolerance in religious affairs. Sir, all inspired religions are sent to earth for the benefit of man. The primary purpose hehind these religions is to establish peace on earth; because man, Sir, on earth has always been impelled by an innate, and I think indescribable, propensity towards violence. Somehow, Sir, so this has been the case. And when man was unequal to the task, God has inspired Prophets amongst them and they have enjoined peace and showed the norms and the institutions and injures the feelings of

the votaries and adherence of other religions, he is guilty both in the eyes of God and in the eyes of man.

Sir! here I would like to stress that ----- this is a blatant incident of religious violence. I feel that religious violence in all its forms is reprehensible and condemnable. But in the context of India and Pakistan, Sir, it is more reprehensible for reasons which go beyond theoretical things. When we go into the realm of practical state of things as they obtain here in the Indo-Pakistan Sub-Continent and the background of history in which the various processes and phenomena have evolved, then it becomes something very dangerous; a thing which, if we consider it in all its horrible dimensions, is realy to be feared. Because, Sir, in the Sub-Continent of Indo-Pakistan we have a very large segment of humanity. Roughly - I have been just considering that - if we include Pakistan, India and Bangladesh, about a hundred and twenty crore members of human race are dwelling in this segment of earth. Now, out of these, roughly forty crores happen to be Muslims and eighty crores happen to be Hindus. If a confrontation takes place between these two major inhabitants of this area, then it will develop into a holocaust of clossal dimensions. We have seen, we have witnessed, one such holocaust in 1947 at the time of partition of India, and the memories of those events which happened then on both sides are fresh in the literature of Urdu, books of which can be had from any shop. All the famous writers of that age writing in Urdu have written about the barbaraties which were perpetrated in the name of religion during the days of partition, and they have become famous because they have pin pointed the sore wounds of humanity and have all the time pleaded that tolerance and peace should be restored. So, it is not just as a theoretical issue that we enjoin restraint in matters of religion. Truly, our religion teaches us

that we should restrain ourselves. But good sense and sagacity also teaches us this in our instance particularly. I am stressing this point because, Sir, when this incident, which is reprehensible in itself in the extreme when it happened, fanatics on our side, too, made it into a pretext and they went for repeating the same act of barbarity against the minorities living in this country. Now, Sir, what will be the chain reaction of such activities? If we punish the people, who are innocent, in this country who happen to hold another religion, just for that we punish them here, it will have further adverse repercussions on Muslims at the hands of those fanatics who are living in India. The Government of India has not been able in to control them even when they were not so highly emotionally charged - they had no substantial grouse then. Hence, when these fanatics also will be emotionaly charged, with the weapon of an argument in their hands, they will perpetrate destruction on a much larger scale. In that event, Sir, what protection we will be able to offer to our co-religionists in another country? Are we today able to help the people who are being massacred in Bosnia? We can pass comments on them, we can express sympathy for them, but we are not in a position to extend any help to them. We have many problems of our own; and commonsense, humanity and diplomacy all demand that we should find out the best possible solution to a problem which we have on our hands. And the best possible solution, I think, has been suggested in the resolution which has been adopted by the National Assembly. It has asked India to rebuild the demolished mosque and it has also asked the Muslim majority in Pakistan to exercise restraint in dealing with the religious minorities in this country, because, whatever they are, whatever religion they hold, according to the Constitution of Pakistan, the members of the minorities are equal citizens. Anybody who lives in this land and belongs to this land is a Pakistani. And a foreign person, for instance

an American citizen who happens to be a Muslim, even if he is from the same religion to which we belong, cannot be claimed to be a Pakistani. So, I think, politically and constitutionally also, our first responsibility is to the people who live in this land, particularly when after the creation of Pakistan, the founder of this country said that after that day the Hindus would cease to be Hindus and the Muslims would cease to be Muslims in the political sense. It is the requirement of this country, its Constitution and its diverse religious formation, that full restraint should be exercised in religious matters and, I think, the Government is alive to this point. That is why they have passed a resolution which, while condemning the incident in India, has asked for restraint in Pakistan. I must also appreciate the Prime Minister's public statement that wherever damage has been done to the religious places of minorities in Pakistan, they will be rebuilt and reconstructed at the cost of the Government.

I don't want to repeat things which have already been said. I have dropped out certain points because these have already been said. What I want, Sir, to emphasize right now is that we will have to find a way out of fanaticism. There were germs of fanaticism in this country earlier also and they have led to violence, in the past, which can multiply and spread further ahead. We want to build this country on sound economic lines. We want to produce good life here. We want to produce peace here. We want the people of this land to be happy. For that programmes have been initiated. De-regulation and liberalization of economy and trade have been set afoot. Now, at a time when the leaders of this country are endeavouring to invite foreign investment so that the country can prosper, if we have unrest here, if we have lack of peace and we have violence spread in the country, I think, nobody will be willing to come here and invest. So,

while condemning the act, a reprehensible act, of religious violence in India, I say that we should not repeat and we should guard against such acts on our part. Such is the requirement of prudence, good sense and humanity all together. Thank you very much.

جناب چیئرمین : شکریہ بشیر صاحب - فصیح اقبال ، آپ پرسوں کرنا چاہیں گے -
مزمل شاہ صاحب -He is absent منظور احمد گچکی صاحب آپ کریں گے -

جناب منظور احمد گچکی : شکریہ! جناب چیئرمین صاحب ، جناب والا! یہ واقعہ
یقیناً عالم اسلام کے لئے اور دنیا میں تمام انسان دوست قوتوں کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے-
جناب والا! لیڈر آف دی ہاؤس نے بابری مسجد کی ہسٹری مفصل طور پر ہمارے سامنے بیان کی-
میں سمجھتا ہوں کہ ابراہیم لودھی کوشکست دینے کے بعد اور پھر رانا سانگا کے ساتھ جنگ کے
بعد، یہ ایک ٹوکن تھا، اعتقاد کا جو کہ بابر نے اس مسجد کے حوالے سے اس کی بنیاد رکھی
اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی اس قسم کا کوئی dispute نہیں تھا کہ یہ رام کی جنم
بھومی ہے، یہ جگہ یا ہندوؤں کا کوئی متبرک مقام ہے- جناب چیئرمین! اس قسم کے واقعات
بدقسمتی یہ ہے کہ subcontinent میں، جس دن سے ہندوستان کے لوگوں نے انگریزوں کے
خلاف 1857ء میں اعلان جنگ کیا، اس دن کے بعد انگریز یہ سمجھ گئے یہاں سے جانا پڑے
گا- اس چیز کو روکنے کے لئے ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہی کہ ہندوستان میں مذہبی منافرت
ہوا دی جائے اور چونکہ مسلمان ایک اچھی خاصی تعداد میں Indian subcontinent میں رہ
تھے اور پھر یہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت رہی تھی اس لئے ان کی کوشش یہ تھی کہ کس
نہ کسی طریقے سے ہندوستان میں مذہبی فرقہ واریت کو ہوا دی جائے- یہ جو آج واقعہ ہ
ہے، میں سمجھتا ہوں تمام مراحل کی ایک کڑی ہے- جناب چیئرمین ! اس حرکت سے
صرف ہندوستان کے سیکولر ذہن کونقصان پہنچا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آپ
یاد ہوگا کہ بالکل exactly یہی مسئلہ (بابری مسجد) مستقل کئی سالوں سے چلا آرہا ہے کہ
حکومتیں تقریباً اس بابری مسجد کے اشو کی نظر ہوئیں- اگر آپ کانگریس کی دیکھیں، راجیو
حکومت کو تو دو فیکٹرز نے topple down کیا- اس میں ایک بابری مسجد کا مسئلہ تھا
دوسرا آرمز سیکنڈل تھا- اس کے بعد وی پی سنگھ کی حکومت بھی اس ایشو کی نظر ہو
آج دوبارہ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا چیلنج ہے وہاں پر سیکولر ذہن رکھنے والوں کو
جناب والا! اس کے باوجود کہ انڈین گورنمنٹ نے تمام sectarianپارٹیوں کو ban کر دیا-

جناب والا ! اس نے بی جے پی کی چار حکومتوں کو ڈسمس کیا لیکن ہندوستان کی حکومت اس الزام سے اپنے آپ کو الگ نہیں کر سکتی کہ اس کی کمزوریوں کی وجہ سے ، اس کی لاپرواہی کی وجہ سے یہ واقعہ رونما ہوا اور جس سے خصوصی طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں نے اس پر react کیا-

جناب والا! بوسنیا میں جب آج بھی ہم فگرز دیکھتے ہیں تو سو سے زیادہ مسجدیں شہید کی گئیں - آپ نے دیکھا ہے کہ ہمارا ردعمل اس طریقے سے نہیں ہوا - لیکن ہندوستان میں جب یہ ہوا تو اس کا ری ایکشن اور طرح سے ہوا - کیونکہ اس کا بنیادی طور پر ایک aspect مذہبی ہے اور دوسرا ہمارا ایک cultural heritage ہے - ہم نے جو اس کو ری ایکٹ کیا اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اس خطے سے ہمارا کلچرل واسطہ رہا ہے اور ظاہر ہے کہ ہماری ایک phychological affiliation رہی ہے - اور ہم نے اس لئے اس کو ری ایکٹ کیا ہے - پہلے یہ ایک ملک رہا ہے اور بعد میں یہ دو تین حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے - ظاہر ہے کہ اس سے مسلمانوں کو کافی تکلیف ہوئی ہے اور ہم نے اسے condemn کیا ہے -

جناب والا! میری سمجھ میں ایک بات نہیں آتی کہ ایک طرف ہم یہ کہتے ہیں کہ نرسمھاراؤ کی حکومت کو جب یہ معلوم تھا کہ چار لاکھ یا دس لاکھ افراد یاترا کے نام پر وہاں جا رہے ہیں اور انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ سٹیٹ گورنمنٹ بھی ان لوگوں کی ہے جو اس تحریک کو چلا رہے ہیں ، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ حفظ ماتقدم کے طور پر اس ایریا کو protect کرتے تا کہ یہ سانحہ نہ ہوتا - اس لئے اس مرحلے پر آ کر ہم ہندوستان کی حکومت کو condemn کرتے ہیں - کیونکہ یہ ان کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے - لیکن جناب والا! یہ لاجک میری سمجھ میں تو نہیں آیا کہ وہاں پر ہندو فرقہ پرستوں نے جو حرکت کی وہ تو غلط تھی اور وہی حرکت ہم نے بھی یہاں پر کی جس کی نہ تو اسلام کے اندر اجازت ہے نہ ہی انسانیت کے اندر اس کی اجازت ہے کہ ہم اپنے شہریوں کو جن کا نہ کوئی قصور ہے اور نہ ہی اس سے کوئی تعلق ہے - ہم ان کے گھروں کو اور پراپرٹی کو جلا رہے ہیں - ان کے متبرک مقامات کو بھی جلا رہے ہیں - یہ کہاں کی انسانیت ہے اور یہ logic بھی ہماری سمجھ میں نہیں آئی -

سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ سٹیٹ ، خود حکومت processions کو lead کرے ، حکومت خود اور اس کے وزراء خود اپنے ہاتھوں سے مندروں کو جا کر توڑنا

شروع کر دیں ، ان کے خلاف یعنی ہندوؤں کے خلاف خود slogans دیں - یعنی ان کی دکانوں کے سامنے جس طرح میرے ایک معزز دوست نے کہا ہے اور میں نے خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور کانوں سے سنا ہے کہ بلوچستان میں چیف منسٹر صاحب نے procession کو lead کیا اور اس procession میں ایک گاڑی جس پر گورنمنٹ کا مائیک لگا ہوا تھا ، اس کے نعرے یہ ہوتے تھے کہ مندر گراؤ ، مسجد بناؤ اور میرے خیال میں میرے بہت سے دوست جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں ، انہوں نے بھی اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا اور اپنے کانوں سے یہ آوازیں سنیں - جناب چیئرمین! اگر حکومت خود اس بات کو اس طرح سے آگے بڑھائے تو جو کیس پہلے build up ہو گیا تھا ، بابری مسجد کے حوالے سے مضبوط ہو گیا تھا ، اس کو اور اس مقصد کو ہم نے خود ہی نقصان پہنچایا - پھر دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ پتہ تھا کہ دو سال سے ایک problem create ہو چکا ہے تو پھر حکومت کا فرض بنتا تھا کہ وہ بین الاقوامی طور پر اسلامی ممالک کی، او آئی سی کی میٹنگ بلاتی اور اسلامی دنیا میں اپنے مقصد کو آگے لے جاتی، ان کو convince کرتی - بدقسمتی سے جب تک یہ واقعہ رونما نہیں ہو گیا ہماری حکومت نے کچھ نہیں کیا اور ہماری کیبنٹ خاموش رہی اور جب یہ واقعہ ہوا تو ہر پولیٹیکل پارٹی نے جیسا کہ پہلے بھی میں نے عرض کیا کہ ۱۲۰ یا ۱۳۰ مسجدیں بوسنیا میں شہید کر دی گئیں لیکن اس وقت تک کسی نے بھی کوئی حرکت نہیں کی - لیکن جب یہ واقعہ ادھر ہوا تو سرکار نے بھی اسے ایک پولیٹیکل سٹنٹ کے طور پر استعمال کیا کیونکہ اس کے خلاف ایجی ٹیشن ہو رہا تھا اور ہمارے دوستوں نے بھی اسے استعمال کرنے کی کوشش کی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بڑا جرم ہے - ہم لوگوں کے جذبات کو اس طرف کیوں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں -

کیا ہم نے یونائیٹڈ نیشنز کے چارٹر پر دستخط نہیں کئے ہیں -Human Rights کے آرٹیکل ۱۹ کو اگر پڑھیں تو اس میں واضح طور پر یہ بات موجود ہے کہ ہر مذہب کو right of vote اور دوسرے تمام حقوق جو ایک انسان کو حاصل ہیں - یونائیٹڈ نیشنز کے ممبران نے یہ عہد کر لیا تھا کہ اپنے اپنے ممالک میں تمام ممبران اس کو من و عن نافذ کریں گے - آپ کے اپنے آئین میں آرٹیکل ۲۰ میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے - اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ کہتے ہیں کہ ہندوستان نے غلط کام کیا ہے - ہم نے کون سے اچھے کام کئے ہیں - ہم نے تو ان سے بھی بدتر کام کیا ہے اس لئے کہ ہمارے ایک دوست پروفیسر خورشید نے یہ کہا اسلام میں مندر کے اوپر مسجد بنانا حرام ہے - جناب والا! میں اگر آپ کو یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ پاکستان میں ایسے مندر تھے جن کے اوپر مسجدیں بنا دی گئیں - میرے خیال میں بہت سے لوگوں کو اس کا پتہ بھی ہے کہ گرو مندر کراچی

میں ایک مندر ہوتا تھا ، اسی جگہ پر ، اس spot پر ایک مسجد بنا دی گئی ہے کیا ہم یہ کوئی اچھی حرکتیں کر رہے ہیں - ہم نے بھی تو وہی کیا - دوسری طرف آپ دیکھیں ، باغ تھانہ جو اس وقت کراچی میں ہے یہاں پر ہندوؤں کا دھرم شالا تھا ، آج وہاں پر تھانہ بنا ہوا ہے - ہم نے کون سے اچھے کام کئے ہیں؟ ہماری بھی تو حرکتیں وہی ہیں ، اس وقت بھی ہم نے بیس مندر توڑ دیئے ہیں - ایک مسلمان کی حیثیت سے ، ایک انسان کی حیثیت سے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم اس طرح کی حرکتیں کریں - کیونکہ ہمیں یہ حرکات زیب نہیں دیتیں - اب یقیناً اگر یہ حرکتیں ہم کریں گے تو ہم وہاں پر موجود ۱۵ کروڑ مسلمانوں کے لئے عذاب پیدا کریں گے - اس لئے کہ وہاں پر جو سیکولر ذہن کے لوگ ہیں، جو یہ چاہتے ہیں کہ Hindu Fanatics کا مقابلہ کیا جائے ، ان کو condemn کیا جائے، اگر یہ حرکت ہم خود یہاں پر کرتے ہیں تو ان کے اس مقصد کو cause کو نقصان پہنچاتے ہیں اور ہم ان کے لئے سب سے بڑا problem create کریں گے جس طرح ہم نے اس وقت کیا ہے - یعنی حکومت کے وزراء اس طرح کریں تو پھر ہم کون سے طریقے سے justify کریں گے کہ ہم وہاں کے مسلمانوں کے cause کو آگے بڑھا رہے ہیں -

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں او آئی سی کی میٹنگ بلائی جائے اور اس میں اس مسئلے پر بحث کی جائے - یہ نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے بلکہ یہ پورے عالم اسلام کے لوگوں کا مسئلہ ہے - یہ الگ بات ہے کہ ہندوستان میں جو واقعہ ہوتا ہے اس کا ڈائریکٹ ہم پر اثر ہوتا ہے کیونکہ ہمارا ایک کلچرل ریلیشن موجود ہے لیکن ہمیں بیٹھ کر ، او آئی سی کی میٹنگ بلا کر ، اس بات کو ڈسکس کر کے ، ایک لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے بجائے اس کے کہ ہم کسی جگہ جا کر چرچ توڑیں یا کسی مندر کو توڑیں - اس سے میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے مقصد کو فائدہ پہنچے گا -

جناب والا! میں عرض کروں گا کہ میرے ایک دوست نے ، کل یا پرسوں ایک بات یہاں پر کی کہ حکومت کی کال پر پورے ملک میں ہڑتال ہوئی جناب والا! حکومت کی کال پر ملک میں کوئی ہڑتال نہیں ہوئی بلکہ حکومت نے insitigate کیا کہ وہ اس طریقے سے کہ ہنگامے کریں اور جس سے negative aspects سامنے آ جائیں - دوسری طرف ہمارے ایک دوست نے کہا کہ جناب مذاکراتی ٹیم بن گئی ہے اور اس مسئلے پر ہم گفت و شنید کر رہے ہیں مگر مجھے تو کہیں پر گفت و شنید والی بات نظر نہیں آتی - بابری مسجد کے مسئلے پر تو کوئی گفت و شنید نظر نہیں آتی البتہ صدر اور وزیراعظم اور ایک particular party

کے درمیان شاید جو اختلافات بہت تیز ہو گئے ہیں یا اپوزیشن کے ساتھ جو اختلافات تیز ہو گئے ہیں تو ان کے درمیان شاید کوئی تصفیہ کی بات ہو رہی ہو تو الگ بات ہے - لیکن مجھے یہ بابری مسجد کے حوالے سے کوئی گفت و شنید جو ہے نظر نہیں آئی - میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ ہمیں چاہیئے یہ کہ جس طرح کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ کمیٹی بنائی جائے جو internally بلوچستان میں یا سندھ میں یا پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ، جہاں پر minorities کو نقصان پہنچا ہے ، ان کے properties کو ، ہم جا کر ان سے ملیں اور ان سے معلومات حاصل کریں اور اپنی recommendations گورنمنٹ کو دے دیں تا کہ ان کی بھی دل جوئی ہو تا کہ ان کو بھی یہ بھروسہ ہو کہ یہاں کے پارلیمنٹ کے لوگ بھی ہماری دلجوئی کے لئے آئے ہیں اور یہ ان کے لئے ایک encouragement کی بات ہو گی - ایک تو یہ ، دوسرا یہ کہ OIC کی میٹنگ بلائی جائے جس میں اس مسئلے کو thoroughly discuss کیا جائے اور ہمارے ایک ہی نکتہ نظر سے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک تحفظ کی صورت مل سکے گی - شکریہ جناب -

جناب چیئرمین : شکریہ جی - جناب ظریف خان مندوخیل صاحب absent جناب عباس شاہ صاحب - absent جناب بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب وقت تھوڑا ہے-

جناب چیئرمین : پونے آٹھ ہیں ابھی پندرہ منٹ ہیں-

اخونزادہ بہرہ ور سعید: پندرہ منٹ میں تو کچھ نہیں ہو گا - پندرہ منٹ میں کیا ہو گا -

جناب چیئرمین : جی -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : شروع کر لیتے ہیں اس کو- پرسوں کریں گے۔

جناب چیئرمین : اچھا شروع کریں -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جی ہاں -

جناب چیئرمین : پرسوں پھر آپ زیادہ لمبی تقریر تو نہیں کریں گے - اسی لئے آپ کو رکھا تھا کہ چھوٹی تقریر ہو گی آپ کی -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : نہیں جی نہیں تقریر تو میں نے پوری کرنی ہے لمبی تو نہیں ہو گی لیکن پوری کرنی ہے-

Mr. Chairman: So the House is adjourned to meet again on 29th at 10:00 P.M.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, the 29th of December 1992].